سرکاری رپورٹ

نواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۹/ ذیقعد ۱۴۱۲ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱.	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	ایوان میں واقعہ گلگت میں جان بحق ہونے والوں سردار عارف جان محمد حسنی میر حمزہ بگٹی اور سردار تاج محمد خان رند کے لئے فاتحہ خوانی۔	۲
۳-	رخصت کی درخواستیں	۲
۴-	بجٹ برائے سال ۹۳-۱۹۹۲ء سر حیثیت مجموعی بحث (i) مسٹر جعفر خان مندوخیل ، حاجی نور محمد صراف کا اظہار خیال	۲
۵-	قائد ایوان میر تاج محمد خان جمالی کی تقریر۔	۱۲
۶-	وزیر خزانہ نواب محمد اسلم رئیسانی کی وائنڈنگ اپ تقریر	۲۴
۷-	مطالبات زر بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء پر رائے شماری اور منظوری۔	۳۲

جلد نہم

شمارہ ششم

جناب اسپیکر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:۔ کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد درانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب [illegible] علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میر باز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان سمھک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۹ ذیقعد ۱۴۱۲ھ
بروز سہ شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت دس بج کر پینتالیس منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمْ
اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
از
مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ○
ذٰلِکَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی ○
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

ترجمہ : پس اے نبی (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس شخص کی طرف سے خیال ہی ہٹالیں جو ہمارے (یعنی اللہ تعالی کے ذکر سے بے پروائی اختیار کیے ہوئے ہے اور دنیا کی زندگی کے سوا اس کا کچھ مقصود ہی نہیں۔ ان لوگوں کی علم کی رسائی کی حد بھی بس یہی ہے(آپ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے کردیجیے کیونکہ آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے۔

وما علینا الا بلاغ

میرباز خان کھیتران اسپیکر صاحب جناب گلگت ہمارے ملک کا حصہ ہے وہاں پر کل پرسوں کے واقعہ میں لوگ ہلاک ہوئے ان کے لئے فاتحہ خوانی ہو جائے اس سے پہلے سردار عارف جان محمد حسنی میر حمزہ بگٹی اور سردار تاج محمد خان رند صاحب بھی قتل ہوئے' میری تجویز ہے کہ ان کی فاتحہ خوانی کے لئے ایک منٹ نکالا جائے مہربانی

جناب اسپیکر مولانا صاحب تشریف لا کر دعائے مغفرت فرمائیں۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی۔)

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں اگر کوئی ہوں۔

مسٹر محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی) میر محمد علی رند وزیر مال نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک ضروری سرکاری میٹنگ کے سلسلے میں کراچی جارہے ہیں لہٰذا ان کے حق میں دو اور تین جون یعنی دو یوم کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

بجٹ پر عام بحث

جناب اسپیکر کل ساری تقاریر سمیٹ لی گئی ہیں......(مداخلت)

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر صاحب میں ریکویسٹ کروں گا چونکہ میں ژوب میں تھا یہاں نہیں تھا اگرچہ قائد حزب اختلاف کی تقریر ہو چکی ہے اس طرح میں سمجھتا ہوں پیک pack ہو جاتا ہے تاہم میری یہ ریکوسٹ ہے کہ آپ مجھے بھی وقت دیں۔

جناب اسپیکر جی بولیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) بسم اللہ الرحمان الرحیم جناب اسپیکر۔

بجٹ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے میں بجٹ سے ہی ابتداء کروں گا' سال ۱۹۹۲ء ۱۹۹۳ء میں ہمارے بجٹ کا زیادہ تر حصہ آن گوئنگ اسکیمز یعنی پچھلے سال ڈیلے Delay ہونے والی اسکیمز جو تھیں ان کو پورا کرنے کے لئے

سے دیکھیں کہ ایجوکیشن کے لئے پیسہ رکھا گیا ہے وہ ریکارڈ پیسہ ہے کیونکہ اس کو ڈویلپمنٹ کے طور پر رکھا گیا ہے اس میں کوئی سلیقہ فارن کنٹریبیوشن foreign Contribution ان کو بڑھا کر تیس تا پینتالیس ہو جائے یا اس سے بھی کچھ زیادہ ہو اس سے انشاء اللہ ایجوکیشن کا بیک لاگ back log......(مداخلت)

مسٹر منشی محمد بلوچ جناب اسپیکر میری ایک تحریک استحقاق ہے ابھی بجٹ ہے کیا اس کو بعد میں کریں گے؟

جناب اسپیکر پہلے آپ ان کو بات مکمل کرنے دیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل تو میں عرض کر رہا تھا جو بیک لاگ Back Log ایجوکیشن کے سلسلے میں ہے وہ بہتر ہوا ہے جنہیں کسی بھی حکومت نے پورے نہیں کئے تھے۔ اس سلسلے میں مزید رقم سے کور cover کر کے پورا کر لیں گے کچھ ہمارے آئٹمز ہم نے ان سے مزید بھی ڈیمانڈ کرنا ہیں یعنی خاص طور پر ریکسانی صاحب سے کوئٹہ شہر میں زمین کے لئے کیونکہ اس مقصد کے لئے اس سال پیسہ نہیں رکھا گیا ہے سیکنڈری ری شفل secondary re shuffle کے لئے زمین کی ریکویسٹ میں ضرور کرتا ہوں۔ کیونکہ کوئٹہ شہر کے لئے پیسہ نہیں رکھا گیا ہے ہم نے دیکھا ہے کہ شہر میں ستر ستر اسی اسی سے زیادہ اسٹوڈنٹ اور ٹیچرز کی ریشو ratio ہے جب کہ یہ ریشو ratio عام طور پر تیس بتیس اور چالیس اسٹوڈنٹس کی ہوتی ہے لہٰذا میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے فنانس منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ کچھ کریں اور پیسہ رکھیں دوسرا مسئلہ واٹر سپلائی کا ہے ہماری جو واٹر سپلائیز ہیں ان پر کام شروع ہو گیا ہے اس کے لئے زیادہ پیسہ رکھا گیا ہے یہاں کچھ ممبرز صاحبان نے اعتراض بھی کیا ہے کہ بجٹ کو اسمبلی کے ٹنل Tunnel سے گزار کر آپس میں تقسیم کر لیا گیا ہے لیکن میں یہاں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ شاید کسی بھی حکومت نے اتنی فراخ دلی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے جتنا اس حکومت نے کیا کیونکہ آپ دیکھیں کہ اس حکومت نے اپوزیشن کے ایم پی ایز کو ڈویلپمنٹ کے لئے ایجوکیشن کے لئے چاہے وہ روڈز ہوں چاہے آپ کی واٹر سپلائیز ہوں ان سب کے لئے وہی رکھا ہے انکو وہی لیٹر بھیجا ہے جو منسٹر چیف منسٹر کو لکھا ہے اپوزیشن کو بھی وہی گیا ہے آزاد بینچز پر بیٹھے ہوئے میرے جو بھائی ہیں ان کو بھی وہی لکھا ہے 'میں ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا نام لوں گا کیونکہ انہوں نے یہاں ذکر کیا ہے ان کو بھی وہی لیٹر گیا ہے' ہر ایک کے ایریا میں کام ہو رہا ہے یہ کس طور پر نہیں کہہ سکتے ہیں کوئی بھی نہیں کہہ سکتا ہے کہ ہم نے بندر بانٹ کی ہوئی ہے کسی نے اپنے لئے زیادہ نہیں رکھا ہے۔(مداخلت)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر کیا میں پوائنٹ آف آرڈر پیش کر سکتا ہوں کہ مجھے نہ تو اریگیشن میں اور نہ ہی ویلیج پروگرامز میں مجھے کچھ ملا ہے نہ ہی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں کچھ ملا ہے میں باقیوں کی بات نہیں کرتا شاید ان کو ملے ہوں تاہم میں یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے نہیں ملا

مسٹر جعفر خان مندوخیل جناب والا! خاص کر کوئٹہ کے ممبران کے متعلق یہ محسوس کیا گیا ہے میں ان کا ذکر کروں گا کہ کوئٹہ کے اندر نہ گاؤں ہیں ان ممبران کو بلڈوزر آور اور اریگیشن وغیرہ کی اسکیم نہ دیں گے۔ اور ہمارے سعید ہاشمی صاحب ہمارے وزیر ہیں ان کو کوئی اسکیم نہیں دی گئی ہے کوئٹہ کے ہمارے وزیر نور محمد صراف ہیں ان کی بھی کوئی اسکیم نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب آپ کے شاید باہر کے حلقے ہیں آپ کی شاید کوئی اسکیم ہو' ہم نے ترقیاتی کاموں کے لئے پلاننگ کی ہے اور یہ بجٹ بنایا ہے اس کے ثمرات انشاء اللہ جلد ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے بلوچستان میں ترقیاتی کاموں کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا جتنی بھی ڈویلپمنٹ شروع ہے جتنے پہلے اسکیمات تھیں اس سال بھی اتنی شروع کی جائیں گی وہ اسکیمات چاہے روڈز ہیں واٹر سپلائی ہوں اس کے اعداد و شمار آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں یہ فراخدلانہ اسکیمیں دینے کے لئے میں مرکزی حکومت کا بھی مشکور ہوں اور میں یہاں جمالی صاحب کی قیادت کو بھی سراہوں گا۔ کہ انہوں نے مرکزی حکومت کے ساتھ اپنے معاملات نہایت احسن طریقے سے نمٹائے ہیں میں کہتا ہوں کہ تاریخ میں کوئی بھی حکومت اتنے فنڈز نہیں لائی تھی جتنے ابھی جمالی صاحب کی حکومت میں آئے ہیں پہلے ہم مرکزی حکومت سے لڑتے جھگڑتے تھے اور ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہے ہیں۔

جس کا اثر عوام پر پڑا ہے' اس کا اثر عوام پر پڑتا ہے لوگ حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں فنڈز ہمیں کم ملتے ہیں جس کا اثر لوگوں پر پڑتا تھا لیکن اس حکومت نے آپ تاریخ میں دیکھ لیں کہ کوئی بھی حکومت پہلے مرکزی حکومت سے اتنے فنڈز نہیں لائی ہے۔ میں اس کے لئے مرکزی حکومت کا مشکور ہونگا۔ کہ انہوں نے فنانس ایوارڈ دیئے ہیں مگر اس کے باوجود بھی ہمارے کچھ مطالبات ہیں ان سے مطالبہ بھی کریں گے اگر وہ فنڈز دیں جو مرکزی حکومت سے ہم نے مانگے ہیں تو کافی مسائل حل ہو جائیں گے ہمارے لوکل حالات کی وجہ سے پہلے کم ملے ہیں ان سے پورا کرائیں گے۔

بے روزگاری کا ذکر ہوا ہے بے روزگاری ہر معاشرے میں ہے امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں ہے جہاں سو فی صدی لٹریسی Litricy ہوتی ہے وہاں کچھ بے روزگاری بھی ہوتی ہے اس کے لئے ہمیں پرائیویٹ سیکٹر پر توجہ

دینی چاہیے اس کو بڑھانا چاہئے تاکہ ایک آفیسر کی بجائے وہاں پچاس نوکریاں ملیں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ پہلے سے ہے اور ایک انڈسٹریل اسٹیٹ کی گنجائش رکھی گئی ہے اس سے کافی مسائل حل ہوجائیں گے اور اس سے بے روزگاری کا مسئلہ حل ہوجائے گا گورنمنٹ کے سکیٹر میں آپ کتنے جاب job میسر کریں گے پہلے سے ہمارا بجٹ ۷۵ فی صد نان ڈویلپمنٹ پر جارہا ہے اور بقایا بھی دے دیں گے تولوگوں کو نوکریاں اور کھانے کیسے ملے گا اور اس طرح سے ملازموں کی تنخواہیں ہوجائیں گی۔

گرانٹ ان ایڈ کے لئے میں رئیسانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہم پرائیویٹ اسکولوں کو زیادہ دیں اس میں کٹ نہ کریں۔ کیونکہ پرائیویٹ سکیٹر ہی ہمارے بلوچستان میں پچیس فی صد تعلیم مہیا کررہا ہے جو ٹوٹل امداد ہم ان کو دیتے ہیں وہ ساٹھ لاکھ کے قریب ہے اور اس کے مقابلے میں ہم سرکاری اسکولوں کو گرانٹ ان ایڈ ۵۵ کروڑ دے رہے ہیں جو اس ریشو Ratio کے حساب سے نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اس ریشو ratio کو صحیح طریقے سے بڑھایا جائے تاکہ ہم پرائیویٹ سکیٹر کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور ایسے سکیٹر بنائیں سکولز بنائیں جن کا معیار بہتر ہو اور جو ہمارے سرکاری اسکولوں میں ہڑتالیں ہیں روز دوسرے مطالبات ہیں اور ہمارے اسکولوں میں پچھلے سالوں میں کبھی بھی سال میں پوری تعلیم نہیں ہوئی ہے سیشن پورا نہیں ہوا ہے گزشتہ سال بھی سیشن پورا نہیں ہوا ہے ہمارے سرکاری ملازم ہڑتالوں کے عادی ہوگئے ہیں اس کے لئے ہم کو پرائیویٹ سکیٹر پر توجہ دینا پڑے گی تاکہ پرائیویٹ اسکولوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

گرائمر اسکولز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس کا ذکر ہمایوں صاحب نے بھی کیا ہے پرائیویٹ اسکول کا سلسلہ انہوں نے کوھلو سے شروع کیا تھا ابھی ہم نے ژوب میں بھی ایک پرائیویٹ گرائمر اسکول کھولا ہے اور اس کو ہم کچھ امداد گرانٹ ان ایڈ دے دیتے ہیں' میں ان اسکولوں کا اس لئے ذکر کروں گا کہ یہ اسکول پاکستان کے کسی اسکول سے کم نہیں ہیں چاہے آپ فضل حق پبلک اسکول کو لے لیں چاہے آپ گرائمر اسکول کراچی کو لے لیں۔ چاہے آپ لاہور کے کسی بہترین اسکول کو لے لیں اس وقت ژوب میں بھی ہم نے اس طرح سے اسکول قائم کیا ہے کوھلو میں پہلے ہمایوں صاحب نے بھی قائم کیا ہے جو کہ بہت اچھا چل رہا ہے قلعہ سیف اللہ لورالائی مسلم باغ میں بنایا ہے زہری میں اس طرز کا ایک پرائیویٹ اسکول کھلا ہوا ہے اور یہ اسکول ہمیں زیادہ امداد دیں گے اور تعلیم کا معیار بلند کرے گا جو اس صوبے کی تعلیم کو سنبھال سکے گا کیونکہ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ معیار تعلیم ہمارے صوبے میں گر رہا ہے اور متواتر گرتا جارہا ہے اور ابھی اس لیول تک پہنچ گیا ہے اور اگر اس سے بھی گر گیا تو کچھ

بھی نہیں رہے گا' اس سے بہتر یہ ہوگا کہ ہم تعلیم کے معیار کو بلند کریں ورنہ تعلیم کو بند اور بچوں کو کہیں کارخانے وغیرہ میں لگا دیں کسی اور کام پر لگا دیں اس لئے ہمیں پرائیویٹ اسکولوں پر توجہ دینی چاہیے گورنمنٹ کی بھی ہم کوشش کر رہے ہیں اور معیار تعلیم جو گر رہا تھا اس کو مزید گرنے سے روک لیا گیا ہے اور اس کو آگے بھی بڑھائیں گے۔

ہمارے قائد حزب اختلاف نے بڑی خوبصورت گالیاں دی ہیں بڑی سخت گالیاں دی ہیں بہرحال یہ ہاؤس کا کام ہے وہ برا مناتا ہے یا نہیں میں تو اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں کہ اگر کوئی چور ہے تو اس کا نام لیا جائے گھپلا لیگ کہا ہے تو اس کا بھی نام لیا جائے جس نے کہا ہے پیر پگاڑا کا وہ ذکر کرتے ہیں پیر پگاڑا تو مداری ہے پیر پگاڑا کو اگر یہ کہا جائے کہ جمہوری وطن پارٹی ہمارا حصہ رہ چکی ہے تو وہ یہ کہیں گے کہ یہ بھی گھپلا پارٹی ہے۔

میر باز محمد خان کھیتران جناب والا! پیر پگاڑا کے متعلق جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں حذب کئے جائیں وہ اس ملک کی قابل احترام شخصیت ہیں۔

میر فتح علی عمرانی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! میں یہ بتاتا ہوں کہ جے وی ٹیچر کے لئے پندرہ ہزار لے کر نوکری دیتے ہیں اکثر تعلیم یافتہ کو نوکری نہیں ملتی ہے پہلے وہ اپنے گریبان میں دیکھے پھر تنقید کرے۔

جناب اسپیکر فتح علی صاحب آپ بیٹھیں، پہلے ان کو موقع دیں

جعفر خان مندوخیل جناب والا میں نے جو پیر پگاڑا کے بارے میں الفاظ استعمال کئے ہیں وہ واپس لیتا ہوں اور اس طرح سے جو ہمارے معزز ممبر صاحب نے ذکر کیا ہے کہ وہ مختلف تعیناتی پر پیسے لیتے ہیں وہ اس کی ڈیٹیل دے دیں ہم تحقیقات کرائیں گے۔

میر فتح علی عمرانی جناب والا! تمام پرائمری اسکول بند ہیں اور جے وی ٹیچر تعینات کرنے پر ان کے ڈی او صاحبان پندرہ ہزار روپے رشوت لیتے ہیں تنقید کرتے ہیں پھر یہ کہتے ہیں نواب صاحب نے یہ کہا ہے مجھے شدید احتجاج ہے اپنے گریبان میں دیکھے آپ کا ایجوکیشن ختم ہے اور یہاں وزیر صاحبان جیبیں بھرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے دور میں نہ تعلیم ہے نہ بجلی ہے نہ زراعت ہے نہ اریگیشن ہے نہ ترقی ہے۔

جعفر خان مندوخیل آپ کا اے ڈی پی گواہ ہے کتنی اسکیمات دی ہیں؟

میر فتح علی عمرانی جعفر خان نے جو الفاظ استعمال کئے وہ واپس لے لیں ورنہ میں معاف نہیں کروں گا۔

جناب اسپیکر سردار صاحب طریقہ ہوتا ہے جب ممبر تقریر کر رہا ہوتا ہے تقریر کے دوران مداخلت نہیں کی جاتی ہے تقریر کے دوران بات کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

میر فتح علی عمرانی جناب اسپیکر! آپ وزیر صاحبان کو ہدایات کریں وہ اپنے گریبان میں دیکھیں پھر دوسروں کی بات کرتے ہیں اور ان کے محکمہ والے سب رشوت لے رہے ہیں۔ ایک ٹیچر کی تعیناتی کے لئے ڈی او پندرہ ہزار لے رہا ہے۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) میرے محترم ممبر نے ذکر کیا ہے کہ کسی محکمہ میں رشوت....... رشوت ہمارے پاکستان میں چلتی رہتی ہے' لیکن اگر کسی نے اسے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے ابھی اس وقت اگر اس کو غصہ چڑھ گیا ہے میں نے بتایا ہے جواب کے لئے وہ مجھ پر شرط رکھتے ہیں کہ میں آپ کے اوپر پھر یہ الزام لگاتا ہوں یہ ان کا اپنا کام کا بہرحال اگر کوئی ہمیں بولنے کا اسے ہم نے جواب دینا ہے کہ ہم نے کسی کی ذات کو ٹچ (Touch) کیا ہے اور نہ کسی کی ذات کو ٹچ کرنا چاہتے ہیں نواب صاحب ہمارے قابل احترام ہیں بہرحال سیاست میں یہ ہوتا رہتا ہے اگر کوئی بات کرتا ہے تو پھر اس کا جواب اسے بھی ملتا ہے۔ تو یہ دیکھ لیں ہاں ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی ہے جس سے کسی کا احترام نہ ہو' اگر آپ کسی مخصوص محکمہ کا ذکر کرتے ہیں کہ اس میں گھپلا ہے کرپشن (Corruption) ہے آپ ہمیں لکھ کر دے دیں ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔۔ یہاں لاء اینڈ آرڈر کا ذکر ہوا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر خراب ہے اگر خراب ہوگا تو کوئی ملک ترقی نہیں کر سکے گا اور کوئی علاقہ ترقی نہیں کرے گا۔ میں یہ کہوں گا کہ اس میں بھی ہمارے سیاستدان حضرات کا تعلق ہے لاء اینڈ آرڈر کو خراب کرنے میں کیونکہ سیاستدان ہی اشوز (Issues) اٹھاتے ہیں' اشوز پیدا کرتے ہیں اور کوئی اٹھاتا ہے اس سے لاء اینڈ آرڈر لازماً" خراب ہوجاتا ہے اور اس کا اثر غریب عوام اور حکومت کی کارکردگی پر پڑتا ہے ترقی رک جاتی ہے ہمارے کام رک جاتے ہیں ہمارے تعلیمی ادارے ان کی وجہ سے بند ہوجاتے ہیں میں اپنے ساتھیوں سے اس ایوان کے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ بھئی وہ لوگ دیکھیں کہ انہوں نے اس چیز کو سنبھالنا ہے چاہے ہمارے اپوزیشن کے بھائی ہوں چاہے آزاد ہوں اور چاہے حکومت کے بھائی ہوں اور دوسرے جو بھی ملوث ہیں اس میں کہ بھئی ایسی اشوز پیدا نہ کی جائیں ایسی اشوز کو نہ اٹھایا جائے جو کہ غلط فہمیاں پیدا کریں لوگوں کے اندر جس کی وجہ سے یہ حالات بنیں جو ہمیں تحفہ میں ملی ہیں یہ بھوک ہڑتال سڑکوں پر رکاوٹیں پہیہ جام ہڑتال یہ شہروں کی بندش جناب اس سے کون متاثر ہوتا ہے؟ اس سے غریب عوام متاثر ہوتے ہیں جن کے لئے

ہم بولتے ہیں جن کے مسائل حل کرنے کے لئے ہم یہاں موجود ہیں' ہماری حکومت یا ہمارا سسٹم عوام کے لئے کام کر رہا ہے یہی لوگ متاثر ہو رہے ہیں ترقی رک جانے کی وجہ سے عوام متاثر ہو رہے ہیں کہیں پانی رک رہا ہے کہیں بجلی نہیں پہنچ رہی ہے اس سے غریب عوام کو تکلیف ہوگی۔ ہم سیاستدانوں کو چاہیے ایسی اشوز پر کنٹرول کریں ایسی چیزوں کو ہم لوگ پیدا نہ کریں ایسے معاملات اور ماحول پیدا کریں جس سے یہ صوبہ ترقی کرے جناب اسپیکر! آپ گھڑی کو بار بار دیکھ رہے ہیں میری تقریر سردار صاحب نے بیچ میں ویسے ہی توڑ موڑ دی۔ میں بیٹھ جاؤں گا بہت شکریہ

مسٹر نور محمد صراف (وزیر کیو ڈی اے) جناب اسپیکر! میں بھی آپ کے چند منٹ لوں گا۔

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر آپ کی تحریک استحقاق آج کے دن کے لئے نہیں ہے۔

مسٹر منشی محمد میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں......

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب آپ اسمبلی کی.........

مسٹر منشی محمد میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ کل مورخہ ۱۹۹۲ء-۶-۳۱ کو پنجگور میں افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں پانچ قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب......(مداخلت)

مسٹر منشی محمد آپ کو معلوم ہے کہ کل تربت میں......(مداخلت)

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب آپ......

مسٹر منشی محمد جناب بندر بانٹ اپنی جگہ پر ہے لیکن سب سے پہلے ہم اپنی جان و مال کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب آپ میری بات تو سن لیں۔ بسروچشم آپ جو بھی پیش کرنا چاہتے ہیں پیش کریں لیکن ضابطہ اور قاعدہ کے تھوڑے سے لحاظ کے ساتھ آپ میری بات سنئے بغیر اسے شروع کر دی یہ اسمبلی کے ضابطہ کے مطابق ہم چلیں گے یہ ہماری بھی ذمہ داری ہے اور آپ کی بھی ذمہ داری ہے آپ اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو اس معزز ایوان کے ضابطہ اور قاعدہ کا احترام کرنا چاہیے۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر! میں آپ کی اس بات سے متفق ہوں کہ اس اسمبلی کی قوانین کا احترام کریں لیکن آپ کا بھی فرض بنتا ہے کہ آپ بھی ان قوانین کا احترام کریں یہ جس پر ہم آج بحث کر رہے ہیں ان کے کاغذات ہمیں کل ملے ہیں جب ہم نے یہ بتا کر آپ کو دے دیا تو آپ کہتے ہیں کہ جی یہ ہمیں دو دن پہلے ملنے چاہیں یہ کونسا رول اور ضابطہ ہے یہ ضابطہ آپ اپنے لئے بھی اپلائی (Apply) کریں

جناب اسپیکر ضابطہ ان پر بھی لاگو ہوگا اور آپ پر بھی ہوگا آپ اپنے کیس کے سلسلے میں ضابطہ ۱۲۱ کو دیکھیں۔

میر ہمایوں خان مری جی ہاں دو دن پہلے میں نے ملاحظہ فرمایا ہے آپ نے یہ سارے کاغذات مجھے کل دیئے اور جب ہم آپ کے پاس آئے اور آپ کی سیکرٹری کے پاس آئے ارجن داس صاحب نے آپ کو لکھ کر کے دیا تو آپ نے کہا کہ جی اسے دو دن پہلے دے دیتے۔ آپ ضابطہ اپنے لئے بھی اپلائی Apply کریں

جناب اسپیکر میر صاحب......(مداخلت)

میر ہمایوں خان مری یہ حال ہے چھوڑیں جی۔

جناب اسپیکر میر صاحب میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ضابطہ یہ کہتا ہے یہ رول......(مداخلت)

مسٹر نور محمد صراف وزیر کیوڈی اے) جناب اسپیکر صاحب میں.....

جناب اسپیکر نور محمد صراف صاحب آپ مہربانی کر کے مجھے یہ واضح کرنے دیں یہ آرٹیکل ۱۲۱ ہے جناب اس میں کہتا ہے کہ۔

2-Notice of such motion should be given Two clear days before The day on which much demand for grant comes up discussion-

اچھا اب اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے جو
۲۵ تاریخ کو آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے اگر اس کو آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو......

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب اگر آپ دو دن دیتے......

جناب اسپیکر یہ آج جو آپ کو دیا گیا ہے وہ آرڈر آف دی ڈے ہے جو ڈیمانڈ آپ کو دیئے ہیں وہ ۲۵ تاریخ کو دیئے گئے تھے اگر آپ اپنی کتاب کو ملاحظہ فرمائیں گے.....

میر ہمایوں خان مری آپ نے اسے ہمیں کل دیا تھا آپ نے تسلیم کیا تھا کہ "یار یہ کس طرح ہوئے" جناب یہ کاغذات ہمیں کل دیئے گئے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ۲۵ تاریخ کو دیئے گئے تھے۔

جناب اسپیکر جناب میں نے کل بھی آپ سے گزارش کی تھی کہ آپ کو ۲۵ تاریخ کو دیئے گئے تھے۔

میر ہمایوں خان مری بہت افسوس کے ساتھ......

جناب اسپیکر آپ ایک سینئر پارلیمنٹیرین(Parliamentarian) ہیں اور آپ کو ضابطہ کا بھی پتہ ہے مہربانی فرما کر آپ لیگل(Legal) پوزیشن کو ایپریشیٹ(Appreciate) کریں۔

میر ہمایوں خان مری جب میں فنانس منسٹر تھا تب یہ کاغذات تین دن پہلے دیئے جاتے تھے یہ اس طرح نہیں تھا کہ آپ کل ہمیں کاغذات دیتے ہیں اور جب ہم کٹ موشنز دیتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ جی آپ دو دن پہلے دے دیتے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے........

جناب اسپیکر صفحہ نمبرا پر آپ کا پہلا مطالبہ ہے۔

میر ہمایوں خان مری نہیں آپ اسے ملوث نہ کریں۔

جناب اسپیکر ۱۹۹ پر آپ کا تیسرا ڈیمانڈ ہے۔

میر ہمایوں خان مری نہیں نہیں آپ اسے چھوڑیں......

جناب اسپیکر تمام ڈیمانڈز آپ کے یہاں پر موجود ہیں۔

میر ہمایوں خان مری آپ انہیں مکس اپ(Mix-Up) نہ کریں بات یہ ہے کہ یہ کاغذات ہمیں کل ملے ہیں ہم نے کٹ موشن دیا ہے آپ کے سیکرٹری صاحب وہاں سے اٹھتے ہیں کہ جی کٹ موشنز دو دن پہلے دیں۔ جناب دو دن پہلے ہم کیسے دے سکتے ہیں یہ تو ہمیں کل ملے ہیں میں نے آپ کے چیمبر میں بھی یہ آپ کو بتا دیا تھا آپ پر قاعدہ اپلائی(Apply) نہیں کرتا ہے۔

(I am Sorry to Say)

جناب اسپیکر اس سلسلے میں قاعدہ بہت واضح ہے۔

میر ہمایوں خان مری نہیں جناب You are not Clear on this Point

جناب اسپیکر

You are bound by law and I am bound by law if law permits

you al-right

میر ہمایوں خان مری

No Sir' I am Bound by Law but you are not

Bonud by the Law

جناب آپ نے کل ہمیں یہ کاغذات دیئے اب ہم کٹ موشن دینے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی دو دن پہلے دیتے تھے یہ تو پھر عوام کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔

حاجی نور محمد صراف جناب اسپیکر مجھے بھی پانچ منٹ بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب اسپیکر صراف تقریر بہت ہوگئی پھر بھی پانچ منٹ لے لیں۔

حاجی نور محمد صراف جناب اسپیکر میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ بجٹ ۹۳-۱۹۹۲ء جو اس معزز ایوان میں پیش کیا گیا ہے یہ ایک متوازن بجٹ ہے۔

اس میں ترقیاتی کاموں اور سماجی بہبود کے لئے خاطر خواہ رقم مخصوص کی گئی ہے ایجوکیشن ہیلتھ وغیرہ میں اس ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں' لیکن اسی بہانے میں چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی توجہ ایک نوٹیفکیشن جو میونسپل کارپوریشن کوئٹہ کے بارے محکمہ بلدیات کوئٹہ حکومت بلوچستان کی طرف سے جاری کردیا گیا ہے۔ کہ کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کی موجودہ حد بندیاں بدستور برقرار ہیں۔ جس سے تمام کوئٹہ شہر کے شہریوں کے شکوک و شبہات میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ پہلے جو نوٹیفکیشن جاری ہوئی تھی اس میں یہ بات واضح سامنے آئی تھی۔ کہ کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کے پرانے تمام حلقہ بندیاں ختم اور نئے سرے سے دوبارہ کوئٹہ شہر کی حلقہ بندیاں ہوں گے۔ میں قائد ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر میں اس بات کی وضاحت کریں جناب والا جب ۱۹۸۱ء میں جس وقت مردم شماری ہوئی اس کے بعد بلدیاتی انتخاب ہوئے تو اس وقت وارڈ نمبر ے کے ۱۲ حلقے تھے یعنی ۱۲ کونسلر اور وارڈ نمبر ۶ کے ۲ کونسلر پھر ان کو گھٹا کر وارڈ نمبر ے کے ۶ حلقے گھٹا کر ۶ کردیئے گئے اور وارڈ نمبر ۶ سے سے ایک وارڈ ختم کرکے ایک وارڈ کردیا گیا۔ اگر آج ہم ان پرانے ساٹھ حلقوں کو دوبارہ تسلیم کرلیں جب کہ پچھلے دو ماہ سے کوئٹہ شہر میں جو حالات تھے اس سے تمام معزز اراکین بخوبی واقف ہے۔ لوگوں نے ان حلقوں کے خلاف احتجاج کیا بھوک ہڑتال کیں اور گورنمنٹ نے حلقوں کو ختم کرکے از سر نو حلقہ بندی کرانے کی یقین دھانی کرا کر لوگوں کو مطمئن کردیا۔

جناب اسپیکر میں آپ کی توسط سے معزز ایوان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو پرانی اڑتالیس حلقہ بندیاں تھیں میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں مزید حلقے شامل نہ کیا جائے۔ بلکہ اس اڑتالیس حلقوں میں جو غلطیاں ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔ کیونکہ میونسپل کارپوریشن کے وسائل ہم سب کے سامنے ہیں۔ کہ اس کی ٹوٹل آمدنی اس وقت ساڑھے گیارہ کروڑ روپے ہے اور جب کہ نان ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا ساڑے سات کروڑ روپے اور صوبائی گورنمنٹ نے چیمبر آف کامرس سے کوئٹہ کے شہریوں سے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ جون کے مہینے سے اکٹرائے (Octroi) منکت پر ہوگی صوبائی حکومت کو یہ خدشہ بھی ہے کہ اکٹرائے (Octroi) منکت پر کیا گیا' تو میونسپل کارپوریشن کی آمدنی میں اچھی خاصی کمی ہوگی۔ جناب اسپیکر کارپوریشن اپنی محدود وسائل میں اس کوئٹہ شہر کے اتنے گھمبیر مسائل کو کیسے حل کریں گے۔ یہ اڑتالیس حلقے ہیں کوئٹہ شہر کا کیا حال ہے ہم یہ چاہتے ہیں بلکہ کوئٹہ شہر کے عوام کی یہ خواہش ہے کہ ان اڑتالیس حلقوں میں جو غلط حلقہ بندیاں ہوئی ہیں بعض حلقے ۳۲۴ ووٹروں پر ایک نمائندہ منتخب ہوتا ہے بعض حلقوں میں چھ ہزار اور اٹھ ہزار ووٹروں پر ایک نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آبادی کی بنیاد پر میونسپل کارپوریشن ایکٹ اور گورنمنٹ کے ایکٹ کے مطابق حلقہ بندیاں ہونی چاہیے۔ اب اس وقت ہمارے پاس نئی مردم شماری نہیں۔ ۱۹۸۱ء کے مردم شماری کے مطابق جو بھی حلقہ بندیاں ہو سب سے پہلے اسی اڑتالیس میں سے جہاں سیٹوں کو کم کردیا گیا میں استدعا کرتا ہوں پہلے وہ حلقے جہاں لوگوں کے ڈیمانڈ تھے آبادی کی بنیاد پر ان کے حلقوں کے مطالبات پورے کئے جائیں اور اس کے بعد جو مزید حلقے شامل کرنا ہے چونکہ میونسپل کارپوریشن کے قانون کے مطابق ساٹھ حلقوں سے ہم اس کو نہیں بڑھا سکتے جناب اسپیکر یہ کوئٹہ شہر کے عوام کا دیرینہ مسئلہ ہے میں چاہتا ہوں کہ آج اس معزز ایوان میں چیف منسٹر صاحب اس بات کی وضاحت کریں کہ ماضی میں لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں اس کا کس طریقے سے ازالہ کرسکتے ہیں شکریہ۔

جناب اسپیکر جناب چیف منسٹر صاحب

قائد ایوان بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر میں آپ کی توسط سے وزیر خزانہ نواب محمد اسلم خان رئیسانی کو عوامی بجٹ پیش کرنے پر مبارک دیتا ہوں گو ان سے غلطی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے ہمایوں خان مری کے تجربے سے کوئی فائدہ نہیں لیا وہ تین سال وزیر خزانہ رہے ہیں۔ اس غلطی کی ہم ہمایوں صاحب سے معافی چاہتے ہیں میں نے پچھلے سال اس معزز ایوان میں بلوچستان کی معاشی ترقی کے لئے بعض اہم اقدامات کا اعلان کیا تھا بلکہ میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ صوبے

کو کیلیفورنیا بنانے کا میں اب بھی اس عزم پر قائم ہوں بلوچستان ضرور کیلیفورنیا بنے گا۔ بلکہ اس سے بھی آگے جائے گا لیکن ملک اور قومیں ایک سال میں نہیں بنتیں اور نہ ہی کیلیفورنیا ایک سال میں بنا ہے۔

نواب صاحب آپ نے فرمایا کہ کیلفورنیا جنت ہے یقیناً" ہمارا بھی خواب ہے کہ ہم اس جنت کو حاصل کریں سیدھی بات ہے کہ ہمیں اپنی نیتوں کو ٹھیک کرنا ہوگا۔ ہم نے اپنے راستے کو متعین کرنا ہوگا' میں تو اپنی کوتاہیوں کا برملا اعتراف کرتا ہوں کیونکہ پھر اس طرح ہم اپنی کوتاہیوں پر قابو پاسکیں گے۔ جیسے کہ میں نے عرض کیا خلوص دل نیک نیتی بلوچستان کی تعمیر و ترقی کو اپنا نصب العین بنائیں اس میں شک نہیں ۹۳-۱۹۹۲ء کا ترقیاتی بجٹ اس سال زیادہ تر جاری اسکیموں کے لئے ہے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ نئی اسکیمیں شروع کرکے جاری اسکیموں کی رقم کو ان پر خرچ کیا جائے اس سے ہم ترقی کی بجائے اس کی عمل کو سست کریں گے۔ میری اور کابینہ کے دیگر ساتھیوں کی یہ خواہش ہے کہ پہلے جاری اسکیموں کو مکمل کیا جائے اس کے بعد نئی ترقیاتی اسکیمیں شروع کی جائیں میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس طرح کرکے حقیقت پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ اور بجائے یہ دکھانے کہ بہت زیادہ اسکیمیں شروع کی ہیں اور جاری اسکیموں کو مکمل نہ کریں۔ جو جلد مکمل ہوسکتی ہیں۔ تاہم موجودہ مالی سال میں ہم نے صوبے بھر میں سڑکوں کی تعمیر بجلی کی لائنوں کی بچھائی آبپاشی اور آبنوشی کی کئی بڑی اسکیمیں شروع کیں جنہیں مکمل کرنے کے لئے اگلے سال وسائل درکار ہوں گے۔ اور اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ اگلے سال نئی اسکیمیں شروع کرنے کی بجائے جاری اسکیموں کو مکمل کیا جائے گا جہاں تک صوبے میں سے روزگاری کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ موجودہ مالی سال میں ملازمتوں کے لئے چار ہزار آٹھ آسامیاں رکھی گئی ہیں۔

یہاں میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ روزگار صرف سرکاری ملازمت نہیں ہوتی وہ بھی سرکاری ملازمت میں اچھی ملازمت سرکاری ملازمت میں بھی اچھی ملازمت کی کمی ہوتی ہے روزگار کے دوسرے ذرائع میں پرائیویٹ سیکٹر' زراعت چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں یا میں ایک اور اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان کو محکمہ تعلیم میں آنا چاہیے خواہ وہ کتنی تعداد میں کیوں نہ ہو ان کو ملازمت دینے کے لئے تیار ہیں یہاں ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ پچھلی بار جب وزیر اعظم یہاں آئے تو میں نے ان سے بے روزگاری کے مسئلے پر تفصیلی بات چیت کی انہوں نے خواہش ظاہر کیا کہ اس سلسلے میں مناسب منصوبہ بندی پیش کی جائے گی چنانچہ منصوبہ بندی کے احکامات جاری کئے اور مناسب پیش رفت ہوئی ہے اگلے مالی سال میں جو سرکاری شعبہ میں روزگار کے مواقع پیدا کئے گئے ان پر جلد از جلد بھرتی کے لئے تعلیم کے شعبہ کے لئے ایک الگ اور دیگر محکموں کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے

گی بعض حلقوں کی طرف سے یہ شکایت آئی ہے کہ کچھ محکموں میں بھرتیوں کے سلسلے میں لازمت کا مسلمہ اصولوں کو پیش نظر رکھا گیا ایسی مثالیں موجود ہیں میں دکھ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تھوڑی بہت ہمارے وزراء صاحبان بھی ایسی بھرتیاں کی ہیں جن میں اپنے حلقے کو ترجیح دی ہے اس طرح میں وزراء صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے کوئی اصول بنائے جس کے تحت وہ پورے بلوچستان کے عوام کو عوام سمجھے اور ان کو ملازمتیں فراہم کریں تعلیم اور صحت میرے دلچسپی کے شعبے ہیں کیونکہ انسانی وسائل کی ترقی کے لئے ان دونوں شعبوں کو خاص اہمیت حاصل ہے اس سال بھی ہماری کوشش رہی ہے کہ صحت کے مراکز اور اسکولوں کی تعداد بڑھانے کے ساتھ ساتھ کوالٹی میں بہتری لائی جائے ہمارے ہسپتالوں کی حالت بہتر بنانے کی بھی اشد ضرورت ہے اندرون بلوچستان ڈاکٹروں کی نہ ہونے کی شکایت ہے کوئٹہ کے سول ہسپتال میں ڈاکٹروں کی تعداد میں زیادہ ہونے کی بھی شکایت ہے میں کوئٹہ کے ہسپتالوں میں اصلاح کے لئے کچھ مزید اقدامات کر رہا ہوں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ڈاکٹروں کو خود بہتر بنایا جائے میں نے بھی فیصل کیا ہے کہ نااہل اور غیر ذمہ دار ڈاکٹروں کو سروس سے نکالا جائے اور جناب بجلی' بلوچستان میں ٹرانسمیشن لائن بہت سے علاقوں میں نہیں ہے اس لئے ہمارے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے صوبائی پروگرام سے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں بجلی کی لائنیں بچھائی جائیں اس موجودہ مالی سال میں ۳۰ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اس کے علاوہ ۲۰ کروڑ روپے پسنی پاور پروجیکٹ کے لئے رکھے گئے ہیں یہ ہماری خوش قسمتی ہے اس وقت مرکزی حکومت میں واپڈا کے وزیر جام یوسف اور سیکریٹری پونیگر دونوں کا تعلق بلوچستان سے ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ارکان اسمبلی کو تمام مسائل سے انہیں آگاہ کرنا چاہیے یہ بات واضح ہے کہ صوبے کے پسماندہ علاقوں کو ترقی سے ہمکنار کرنے کے لئے بجلی کی فراہمی بہت ضروری ہے میں یہ بھی بتادوں ..... کہ ۲۰ کروڑ جو ہم نے رکھے ہیں مکران کے لئے ۱۰ کروڑ گوادر کی ٹرانسمیشن لائن کے لئے اور ۱۰ کروڑ پنجگور کی ٹرانسمیشن لائن کے لئے اور اسے میں سمجھتا ہوں کہ تمام بلوچستان کے ضلع مرکزی گریڈ اسٹیشن کے ساتھ پاکستان کے ساتھ منسلک ہو جائے ایک اور بات ہے کہ صوبے میں ٹیوب ویلوں پر بجلی جو استعمال ہو رہی ہے اس کے بلوں کا مسئلہ ہے ہمارے صوبے میں چار سو ہارس پاور کے انجن سے چار سو فٹ سے نیچے پانی نکالا جاتا ہے اور وہ بھی تین انچ پانی ملتا ہے اور ایک فصل اس کے اوپر کاشت کی جاتی ہے اور دیگر صوبوں سندھ اور پنجاب میں دس ہارس پاور سے وہی پانی نکالا جاتا ہے تین فصلیں اس پر کاشت کی جاتی ہیں یہ میں سمجھتا ہوں کہ زمینداروں کا جائز مسئلہ ہے اس کو میں اپنی پرائیرٹی بیسس Priorty basis پر

مرکزی حکومت کے ساتھ اس مسئلے کو میں اٹھاؤں گا اور میری اپنی خواہش ہے کہ حارس پاور فلیٹ ریٹ کو بلوچستان میں تقریباً" پچاس فیصد کم کیا جائے یہ میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں اور میں زمینداروں کے اس جائز مسئلے کو تسلیم کرتا ہوں اور پھر ہم لوگ بھی مسلمان ہیں اور تو اسلام کی خدمت ہمارے سے ہو نہیں سکتی البتہ مدرسوں کی خدمت ہم نے کی ہے ہم چاہتے ہیں کہ دینی مدرسے جہاں تعلیم دیتے ہیں وہاں دنیاوی تعلیم بھی لیں اور ان مدرسوں کی بھرپور میں نے مدد کی ہے ان کو میں نے اپنے مخصوص فنڈ سے بھی کافی فنڈ دیئے ہیں اور میری خواہش ہے کہ اسلام کی ترویج کے لئے مدرسے جتنی اچھی طرح آئیں اور پہلے ایک خواہش بھی ہے اور کوشش بھی ہے اتنی سی میں خدمت کر سکتا ہوں اسلام کی اور بھی انشاء اللہ کرتے رہیں گے اصل میں جناب اسپیکر صاحب آپ نے یہ جو تقریریں پڑھنے کی اجازت دی ہے یہ میں سمجھتا ہوں مناسب نہیں تھی اب وہ پڑھنے سے کچھ رفتار ٹوٹ بھی جاتی ہے اور کچھ بات آدمی صحیح کہنا چاہتا ہے دل کی بات وہ کر بھی نہیں سکتا ہے کیونکہ ہمیں وہ پڑھی ہوئی تقریر اور ایک یہ بات آپ نے پھر ہر زبان میں جو تقریر کی اجازت دی ہے یہ بھی آپ کا کرشمہ ہے سر ' سرچارج میں ہمارے دو سو کروڑ روپے نہیں دیئے گئے تھے نواب صاحب آپ کی محنت سے ہمیں این 'ایف سی ایوارڈ میں تقریباً" پانچ سو کروڑ روپے دیئے تھے اور اس سال انہوں نے دو سو کروڑ روپے ہمارے کم کر دیئے تھے اور پھر ہمارا جھگڑا ہو گیا۔ آپ کو بھی پتا لگا ہو گا پھر وزیر اعظم صاحب سے ملاقات ہوئی وزیر خزانہ کو وزیر اعظم صاحب نے ہدایت کی کہ ایوارڈ کی جو رقم ہے وہ بلوچستان کو گیس سرچارج رائلٹی ایکسائز ڈیوٹی سب پوری ملنی چاہیے اور جس کے اوپر وزیر خزانہ نے ہمیں وہ رقم پوری کی پوری دی ہے سوائے پچاس کروڑ روپے کے اور انہوں نے کہا کہ جی آپ کے گیس کی ہڑتالیں ہوتی ہیں اور جو کہ نواب صاحب اس علاقے کے باشندے ہیں انہوں نے کہا کہ اس قسم کی گیس کی ہڑتال نہیں ہے یہ معاملہ ہم ادھر مرکزی حکومت سے دوبارہ اٹھائیں گے ان پچاس کروڑ کے بارے میں بھی اور میں سمجھتا ہوں کہ نواب صاحب بھی تعاون کریں اپ کی شخصیت بھی ہے اور ہمارے ساتھ چل بھی سکتے ہیں وہاں آپ کے سارے پرانے دوست بھی ہیں تو ہم لوگ یہ پچاس کروڑ وصول کر سکتے ہیں بلکہ زیادہ رقم بھی لے سکتے ہیں اگر آپ لوگ تعاون کریں تو انشاء اللہ یہ رقم بھی پوری طرح وصول کر لیں گے اسی طرح ہمیں تھوڑی سی شکایت مرکزی حکومت سے ہے میرانی ڈیم کے لئے انہوں نے کوئی رقم نہیں رکھی ہے یہ بڑے افسوس کی بات ہے انہوں نے کہا کہ ستمبر کے مہینے میں ہم میرانی ڈیم کے پیسے ریلیز کریں گے اب خدا بہتر جانتا ہے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا اور بولان میڈیکل کے لئے صرف پانچ کروڑ روپے رکھے ہیں اسی

طرح بولان میڈیکل کالج ساٹھ کروڑ روپے سے بنتا ہے تو یہ میرے خیال میں بیس سال اور لگیں گے اور "کون جیتا ہے تیری زلف کے ہونے تک۔"

اور یہی حال پٹ فیڈر کا ہے' سینڈک پراجیکٹ البتہ کچھ بہتر جارہا ہے اور ہمارے مرکز کے ساتھ جھگڑے پرانے چلتے آرہے ہیں اب باتیں ہیں مذاکرات کی اور کوئی آدمی بڑے دلیر طریقے سے بات کرتا ہے کوئی نرم طریقے سے کوئی سخت طریقے سے میری طبیعت ہے نرم اور وہ سمجھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سیریس نہیں ہیں اور اس کو یہ چیزیں نہیں چاہیں لیکن میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو مرکزی پراجیکٹس ہیں میں ان کے لئے اتنا ہی سیریس ہوں جتنا کہ نواب صاحب سیریس تھے اپنے دور میں یا کوئی اور اب لوگ نرمی اور شرافت کو کمزوری سمجھتے ہیں۔

یہ بہت افسوس کی بات ہے اب اس کا علاج اخبار والے کرسکتے ہیں۔ البتہ ہم نے ۳ء۵ یا ۱۴ء۶ ملازمتوں کے لئے بڑی کوشش کی ہے پتہ نہیں مرکزی حکومت تو کہتا ہے ہمارے ساتھ فنڈز نہیں ہیں۔ لیکن جتنے کارپوریشن ہیں بینکس ہیں واپڈا ہے پی آئی ہے اس میں ہمارا پانچ پرسنٹ یا ۱۴ء۵ فی صد ہمارا کوٹہ بالکل نہیں رکھا گیا یہ ہماری بڑی شکایت ہے جو کہ میں نے سی سی۔ آئی۔ C-C-I میں بھی کی ہے اور یہ معاملہ بھیجا ہوا ہے آئندہ جب بھی سی سی آئی کی میٹنگ ہوگی اس سال اس معاملے کو ہم بڑی اہمیت سے اٹھائیں گے ایک دو باتیں ابھی کہی گئی ہیں۔ پتہ نہیں ہے کن ریکارڈز کی وجہ سے کہی گئی ہیں کہ مرکزی حکومت مداخلت کررہی ہیں۔ اب پتہ نہیں ہے ہمایوں مری نے کہا ہے یا اور کسی نے کہا ہے۔

اس کے پاس ثبوت تو نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مرکزی حکومت اگر مداخلت بھی کررہی ہے تو ہم لوگ اگر اکٹھے رہتے ہیں تو ان کی کوئی سازش خدانخواستہ اگر وہ کرے بھی تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ اور آپ لوگوں کے تعاون کو مجھے اس میں اشد ضرورت پڑے گی۔ اور میں سمجھتا ہوں جس طرح آپ لوگ تعاون کررہے ہیں میں اس کا یقین کریں 'بہت شکریہ ادا کرتا ہوں' اور آپ لوگوں کا تعاون جمہوریت کے لئے بھی ضروری ہے صوبہ بلوچستان کے لئے بھی ضروری ہے اور حکومت کو بہتر طریقے پر چلانے کے لئے بھی ضروری ہے لیکن یہ بار بار جو واک آؤٹ کرتے ہیں۔ یہ آپ کا پتہ نہیں ہے کہ یہ کیسے عادت ہوگئی باقی مرکزی حکومت کی یقین کریں کوئی مداخلت نہیں ہے محکموں کے جھگڑے وغیرہ ہوتے رہتے ہیں دوسری بات ہمارے صوبے میں پشتون بلوچ مسئلہ ہے اس کے لئے ابھی حال ہی میں سردار عطا اللہ مینگل نے کہا ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہیں اس کے لئے مرکز نے بھی ایک کمیٹی بنائی تھی وہ بھی ابھی آئی ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ ہم لوگ مل کر یہ مسائل خود حل کریں اور

اس کے لئے مجھے راستہ نہیں مل رہا۔ پشتونوں کا جرگہ یا بلوچوں کا کوئی لیڈر ہو بیٹھ کر یہ فیصلہ کریں پھر اس کو ایمپلیمنٹ کون کرے گا اور مردم شماری کی جو بات کر رہے ہیں مردم شماری کا معاملہ بھی مرکزی حکومت کا ہے کو ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آپ مردم شماری صحیح کریں لیکن اب اس کی تسلی کیسے ہو اور کیسے دونوں گروپوں کی تسلی ہو یہ ایک مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ مردم شماری کی بنیاد پر یہ مسئلہ یقیناً" اور بہتر طریقے پر حل ہو سکتا ہے اور وہی حقوق کی بنیاد پر صوبے میں آئندہ کے لئے ہم لوگ اکٹھے اور ابھی بھی جیسے اکٹھے ہیں تھوڑے بہت جھگڑے تو بھائیوں میں ہوتے رہتے ہیں بھائیوں سے یہ مراد تو نہیں ہے کہ جھگڑا ہو جائے تو ہم گھر کو آگ لگا دیں۔ اگر کوئی آپس میں لڑ جائے چار بھائی ہوں پانچ بھائی ہوں اور پھر گھر کو آگ لگائیں میں اپیل کرتا ہوں اپنے ساتھیوں سے کہ مہربانی کر کے ٹھنڈے دل سے سوچیں ٹھنڈے دماغ سے سوچیں اور مذاکرات کے لئے تو میں تیار ہوں لوگ مجھے کہتے ہیں کہ بابائے مذاکرات ہے۔

یہ بڑا اچھا نام ہے میر غوث بخش بزنجو کو بھی بابائے مذاکرات کہا جاتا تھا لیکن پھر بھی جھگڑے مکوڑے ہو جاتے ہیں آخر روڈ پر ٹائر جلاتے ہیں کچھ بھی ہو اس کے بعد پھر بھی مذاکرات ہوئے ہیں کوئی بھی جھگڑا ہو جائے آخر میں مذاکرات ہوتے ہیں پھر مذاکرات سے بات جا کر طے ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر پہلے ہی سے مذاکرات ہو جائیں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں، دس دفعہ بیس دفعہ ہم کریں تاکہ ہم ان مسئلوں کا راستہ نکالیں اور حل کریں۔ جہاں تک امن، وامان کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں اب سردار عارف حسنی وہ بھی کہتے ہیں قبائلی ہے۔ سردار تاج محمد رند بھی قبائلی ہے۔ البتہ میر حمزہ بگٹی، نواب صاحب کے علاقے میں قتل ہوئے ہیں وہ الیکشن کے دن ہی قتل ہوئے اب ان لوگوں نے قتل میں جو لوگ ملوث ہیں میں سمجھتا ہوں وہ بیشتر گرفتار ہوئے ہیں تینوں میں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ان میں جن لوگوں نے شہہ دیئے ہیں۔ ان کو پکڑا جائے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے بی ایریا میں اس قسم کا رواج ہے بہرحال میں یہ بتادوں کہ اس قسم کے قتل پہلے بھی بلوچستان میں ہوتے رہے ہیں اور حکومت اپنے طور پر اپنے تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح قدم اٹھانے کی بھرپور کوشش کرے گی میں یہ صاف کہہ سکتا ہوں کہ امن و امان تو اس لحاظ سے بہتر نہیں ہے صوبے میں ہم لوگ تھوڑی کوشش کر رہے ہیں ہم لوگ اتنا خرچ کر رہے ہیں کہ امن و امان ہم بہتر طریقے پر کنٹرول کر سکیں۔ یہ تو ان میچور ٹرائبل Immature Trible اور قبائلی علاقے کے لوگ ہیں ہمارے ہاں اس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں لیکن پھر بھی میں حکومت کی کمزوری سمجھتا ہوں کہ وہ ان چیزوں کو کنٹرول نہیں کر سکتی ہے۔

پھر ایک ذکر ہوا ہے کہ بلوچستان کے اور سندھ کے حالات کا موازنہ میں یہ سمجھتا ہوں سندھ کے حالات پر خدا رحم کرے۔ ہمارے صوبے میں ایسے حالات پیدا نہیں ہوں گے کسی نے کہا ہے کہ جی پچاس کروڑ روپے صوبہ بلوچستان سے کاٹا گیا ہے۔ وہ سندھ پر خرچ کیا گیا ہے 'اس قسم کی اطلاعات آپ لوگوں تک کیسے پہنچ جاتی ہیں۔ پھر تو حکومت آپ کی ہوئی کہ آپ لوگوں کو اطلاعات ملتی رہتی ہیں ہم لوگ خواہ مخواہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہرحال جو ڈاکو سندھ میں ہیں اور ظاہر ہے سندھ میں بھی کچھ ہمارے لوگوں کی قومیں آباد ہیں جمالی بھی آباد ہیں رئیسانی بھی آباد ہیں زہری بھی آباد ہیں اور میں سمجھتا ہوں بھوتانی بھی وہاں آباد ہیں بگٹی بھی وہاں آباد ہیں ظاہر ہے اگر وہاں سختی ہوگی تو وہ بلوچستان میں یقیناً" بھاگ کر آئیں گے ہم لوگ تو بھی اتنی سختی تو کرسکتے ہیں کہ جو ڈاکو وہاں سے منتقل ہو کر نقل مکانی کر کے آئے ان کو سب کو پکڑنا ہمارے لئے مسئلہ ہوگا اور ہمارے پاس اتنی فورس بھی نہیں ہے کہ ہم ساروں کو پکڑیں۔

جناب والا ہمارے دوست نور محمد صراف اور ڈاکٹر کلیم اللہ وغیرہ کو میں بتادوں کہ ہم کمیشن کے اختیارات میں کوئی کمی نہیں کی ہے ہم نے ابھی جو موجودہ صورتحال ہے جو پانچ چھ مہینے کی طرح کارپوریشن والے کام کریں گے اس کی وضاحت کی ہے وہ وارڈ ساٹھ ہیں ابھی جبتک کمیشن اپنا فیصلہ نہیں دیتی۔ تو ممکن ہے کہ کمیشن میں ایک مہینہ لگے دو مہینہ لگیں کہ وہ ساٹھ وارڈ ۹۲ء والے جس کے تحت الیکشن ہو رہے تھے ان کو ہم نے رکھا ہے آٹھ وارڈ جو بلوچی ایریا سے یا جنوب ایریا سے چار وارڈ نارتھ ایریا سے شامل کئے گئے ہیں ان کو ملا کر چنگی کا مسئلہ ہے اور ٹیکس کا مسئلہ ہے یہ دو تین مہینے آپ صبر سے کام لیں آپ ایجیٹیشن نہ کریں ہم لوگ اس مسئلے کو جتنا خوش اسلوبی سے ہوگا کمیشن اور حکومت پر اعتماد کریں۔ مگر یہ کسی کو بھی نہیں رہا یہ بھی ایک مسئلہ بن گیا کمیشن جو فیصلہ کرے گا اس کے تحت ہوگا۔ آپ تھوڑا صبر کریں کمیشن جتنا جلدی اس کا فیصلہ کرے گا ہم اس میں کسی قسم کی دخل اندازی نہیں کریں گے باقی رہا کوئٹہ شہر میں بہت بڑے مسئلے ہیں ایک تو محکمے اتنے ہیں کہ محکمے پر محکمہ چڑھ گیا ہے۔ وہ ہم لوگ نالی کھودتے ہیں ایک محکمہ دوسرے محکمے اس کو بناتا ہے تیسرا محکمہ آتا ہے پھر نالی کھودتا ہے اب یہ محکمہ کا مسئلہ ہے۔ ایک تو واسا پراجیکٹ پتہ نہیں کس نے شروع کیا ہوا تھا یہ پرانے پراجیکس ہیں اگر ہم ان پرانے پراجیکس کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ پچاس ساٹھ ستر کروڑ ضائع چلے جاتے ہیں اگر نہیں چھوڑتے ہیں تو کھڈے نالیاں ہی رہیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کھڈے نالیاں ایک اور رہیں گی بلکہ میں نے تو اپنی تقریر میں کہا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کوئٹہ کو موھنجوڈارو بنادیں بہرحال یہ ہماری ذمہ داری ہے ہم دیکھیں گے جو ہم آج کھڈا کھود

رہے ہیں اس کو پورا بھی کریں۔

کوئٹہ شہر کو ہم پرانا جو لٹل لندن کہلاتا تھا اب تو خدا بہتر جانتا ہے کوئٹہ کی مردم شماری پہلے پچاس ہزار تھی اب دس ہزار بارہ لاکھ ہے دو تین لاکھ لوگ بھی آتے ہیں یہ شہر میں تو سمجھتا ہوں آئندہ کئی سالوں میں رہنے کے قابل نہیں رہے گا یہاں سب سے اہم مسئلہ پانی کا ہے یہاں پانی کا لیبل نیچے چلا جارہا ہے یہاں ڈسچارج ۹۲ کیوسک اور چارج ۵۲ کوسک ہورہا ہے اب ظاہر ہے کہ تیس کیوسک اور نیچے چلے جائیں گے کوئٹہ کے لئے بڑی اہم منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ ایک تو ہم بچے بھی زیادہ پیدا کررہے ہیں اتنے بچے پیدا کررہے ہیں کہ گلیوں میں بچے ہی بچے نظر آتے ہیں۔

یہاں پر پانی کا ٹیبل نیچے چلا جارہا ہے ہم لوگ بچانوے کیوسک استعمال کررہے ہیں جب کہ ریچارج باسٹھ کیوسک ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ اس طرح ہم تیس کیوسک نیچے چلے جائیں گے۔ کوئٹہ کے لئے ہمیں منصوبہ بندی کرنا پڑے گی۔ ایک تو ہم بچے بہت پیدا کرتے ہیں آپ دیکھیں گلیوں میں ہماری بچے ہی بچے نظر آتے ہیں۔ بس پر گاڑی پر 'اوپر نیچے بچے ہوتے ہیں ہم تو ڈرتے ہیں کہیں نیچے ہی نہ آجائیں یہ تو شکر ہے کہ پولیس والوں نے ایک سڑک کو صاف رکھا ہوا ہے ورنہ اگر بلوچ بچہ ہوا تو بلوچ ہڑتال کریں گے اور اگر پشتون بچہ ہوا تو وہ ہڑتال کریں گے اس لئے خدا کرے ہم شعور کریں اور ایک آدھ یعنی تھوڑے بچے پیدا کریں اور ان کو اچھی تعلیم دے سکیں ان کی اچھی تربیت کرسکیں۔

جناب والا پھر جناب زمینوں کی جو الاٹمنٹ کی بات ہے اگر وزیر اعلیٰ بھی زمین کی الاٹمنٹ نہ کرے جناب وزیر اعلیٰ اگر زمین بھی الاٹ نہ کرے پھر ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان کو سرسبز بنائیں گے۔

تو یہ بڑی زیادتی ہوگی اسمبلی نے یہ کہا یہ ساری کی ساری کینسل کریں۔ اسپیکر صاحب یہ کینسلیشن اکتوبر ۱۹۹۰ء سے کی گئی ہے لیکن ہم تو اکتوبر ۱۹۹۰ء میں نہیں تھے۔

جناب اسپیکر جناب اسپیکر جی یہ فیصلہ ہاؤس نے کیا ہے۔

قائد ایوان سن نوے میں تو ہم نہیں تھے بنیادی طور پر تو ہم یہ فیصلہ نہیں کرسکتے۔

جناب اسپیکر یہ یونینمسلی Uninimously (متفقہ) فیصلہ ہوا اسمبلی میں۔

قائد ایوان تو پھر زیرو کو ون میں تبدیل کردیں تو اچھا ہوگا بہرحال اس کے لئے ہمارے منسٹر صاحب لگے ہوئے ہیں جو غیر قانونی الاٹمنٹ ہوئی ہے اس کے لئے ایک بات کہتے ہیں عبدالحمید خاں اچکزئی صاحب کہتے

ہیں کہ پہاڑ بھی ہمارے ہیں یہ ساری سٹلمنٹ بہت پہلے ہوئی ہے سٹلمنٹ کے تحت سرکاری زمین بھی ہر موضوع میں ہوتی ہے میں نے پہلے بھی اس کی مثال دی تھی کہ قبہ شیر خان پٹ فیڈر میں ہماری بیس پچیس سو ایکٹرز زمین سرکاری قرار دے دی گئی میں سمجھتا ہوں اگر پہاڑ بھی آپ کے ہیں تو پھر جیسے میں نے کہا تھا یہ مائنز کس کی ہیں؟ بہرحال یہ آپ کی مرضی ہے۔ جناب اسپیکر' سرکاری ملازمین نے جو ہمیں دیا ہے پچھلے سال میں نے ان کو کہا تھا کہ آپ تین سال تک اب ہڑتال نہیں کریں گے گورنمنٹ سرونٹس نے وہ نہیں مانا اور ہڑتال کر کے انہوں نے یہ بات ثابت کردکھائی اور انہوں نے پھر ہڑتال کردی میں سمجھتا ہوں وزیروں سیکریٹریوں کا حصہ ہی صرف بلوچستان میں نہیں ہے بلکہ بلوچستان میں غریبوں کا بھی حصہ ہے یہ ان لوگوں کے مطالبات تھوڑے سے ہیں وہ پچاس روپے سوئی گیس میں بڑھانا چاہتے ہیں یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے میں فنانس منسٹر سے گزارش ہی کر سکتا ہوں بہرحال میں گزارش ہی کرسکتا ہوں کیونکہ میں خود یہ پورٹ فولیو Portfolio نہیں رکھتا اس مسئلہ کو وہ دوبار دیکھیں ان کے جائز مطالبات جو پچھلے سال ہم نے تسلیم کئے ہیں وہ تسلیم کریں اس طرح ایجنسی الاؤنس ہے ان کے لیڈر نصر اللہ درانی وہ کہتے ہیں ہمیں قسطوں میں دیں وہ کہتے ہیں قسطوں میں تیرہ تیرہ پرسنٹ چھ چھ پرسنٹ یا سات سات پرسنٹ کریں تیرہ تاریخ کو ان کی وزیر خزانہ سے ملاقات ہے لیکن ایک بات اجازت میں نہیں دے سکتا ایسوسی ایشن کے خلاف ہم کیس واپس نہیں لیں گے اس لئے کہ یونین اور ایسوسی ایشن میں بڑا فرق ہے آپ کو پتا ہے بڑا سردار فتح عمرانی صاحب کو یونین اور ایسوسی ایشن میں کیا فرق ہے؟ لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اور ان کے جتنے بھی مسائل ہیں ان کو حل کریں میری نیت یہ ہے کہ ان کا بھی اتنا ہی حق ہے چاہے وہ غریب ہو چاہے وہ امیر ہو سب کا ایک حق برابر ہے۔

جناب اسپیکر ہم سب جمہوریت کے دعویدار ہیں ہمارے صوبے کو بنے ہوئے بیس سال ہوئے ہیں کہ یہ بنا ہے گیارہ سال مارشل لا رہا نو سال ہماری حکومتیں آئی ہیں نو سالوں میں بھی میں سمجھتا ہوں ہمارے چھ یا پانچ وزرائے اعلیٰ تبدیل ہوتے رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جمہوریت کا نقطہ پر ہم پورے قادر نہیں ہیں میں سمجھتا ہوں جمہوریت کے لئے صبر برداشت اور تحمل یہ مثالی چیزیں ہیں اگر ہم لوگ ہارس ٹریڈنگ سے یا ہم ایک دوسرے کے خلاف کریں گے تو اس سے جمہوری تاریخ بھی کمزور ہوگی اور یہ اسمبلی بھی کمزور ہوگی اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم سب مل کر جمہوریت کے لئے کام کریں

اب جناب اسپیکر صاحب یہاں پر ایک اردو میں تقریر کرے آپ نے منشی محمد صاحب سے کہا کہ وہ اردو میں تقریر

کریں لیکن منشی صاحب نہ مانے اس کے بعد دوسرے اسپیکر نے پشتو میں تقریر کردی اب پتہ نہیں کیا ہوگا اب اس کا کیا حشر ہوگا بہرحال یہ ایک سسٹم ہے ہمیں اس سسٹم پر چلنا پڑے گا۔ وزیر اعلیٰ اور دیگر ممبرز تو آتے جاتے رہتے ہیں لیکن سسٹم باقی رہتا ہے اور ہم نے اس سسٹم کو مضبوط کرنا ہے اور ہم نے جمہوری نکتہ نظر کو قدر دینا ہے اور اس اسمبلی سے ہم نے ساری چیزیں حاصل کرنا ہیں ہم نے اس کا احترام کرنا ہے اگر ہم نے اس کا احترام نہ کیا تو یہ صوبہ بڑی مشکلات میں داخل ہوجائے گا۔

جناب والا اتنی ہی باتیں نواب صاحب نے کی ہیں میں یقین سے کہتا ہوں کہ نواب صاحب آپ کی جمہوری وطن پارٹی سے ہم لوگ خوش ہیں اس لئے کہ یہی جتنی بھی ہڑتالیں ہوئیں۔ جتنے بھی ٹائر جلائے گئے اس میں آپ کی پارٹی نے حصہ نہیں لیا۔ ہم اس کے لئے آپ کی پارٹی کو اور آپ کی قیادت کو داد دیتے ہیں۔ (مداخلت) نواب صاحب دیر آید درست آید' انشاء اللہ ساری اسکیمیں ہوجائیں گی باقی ایک دو باتیں ہیں ہم کوشش کرتے ہیں ایک جگہ تشکیل دیں اور نواب خیر بخش مری کو لایا جائے اس کے لئے ہماری بات چیت مرکزی حکومت سے جاری ہے لیکن افغانستان کو ہم اگر جہاز میں جائیں تو ایئرپورٹ پر راکٹ لانچرز چلتے ہیں اور اگر روڈ کے ذریعہ جائیں تو پیجارو چھین کرلے جاتے ہیں اب سوزوکی میں جائیں۔ مداخلت

اگر اونٹ پر جائیں تو آج کل پٹھان اونٹ بھی کھا جاتے ہیں۔ ایک اور بات حمید خان اچکزئی صاحب نے کہی تھی کہ آئی ایس آئی نے غالباً" ان کے ایک ممبر کو ہروایا ہے اس کی ہم انشاء اللہ تحقیق کریں گے۔

جناب اسپیکر نواب صاحب ہمارے بزرگ ہیں وہ جس حساب سے گالیاں دیں سر آنکھوں پر وہ مسلم لیگ کو گھپلا لیگ کہتے ہیں۔ پاکستان بنانے والی پارٹی کو گھپلا لیگ کہتے ہیں بہرحال ہمارے لیڈروں میں اختلافات ہوسکتے ہیں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اب کیا کہیں گھپلا لیگ کے بارے میں چمن گلستان کا ضلع انشاء اللہ جنوری سے کام شروع کردے گا

جناب والا! میں بلڈوزر گھنٹے بتادوں پانچ لاکھ بقایا ہیں اور ان بلڈوزروں کی حالت کا بھی آپ کو پتہ ہے اور ڈرائیور وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ دال کا یا مرغی کا لے بھاگاؤں اس سے میں انکار نہیں کرسکتا۔

باقی میں آپ لوگوں کو بتادوں کہ مرکزی حکومت کی طرف سے ہمارے صوبے کی حکومت میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہے اگر اس میں کوئی اطلاع یا افواہ ہے تو غلط ہے بات چیت ہوسکتی ہے اور ہم بات چیت مرکز سے کرسکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس صوبے کو بہتر طور پر چلانا ہے' اگر ہم نے اس صوبے کو امن وامان

دیا تو میں سمجھتا ہوں تو یہاں کافی ترقی ہوگی اور اب ہر قوم چاہتی ہے کہ اس کے علاقے میں ترقی ہو روڈز آئے بجلی آئے پانی آئے اور یہ بجٹ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ٹھیک ٹھاک بنا ہے کچھ پچاس کروڑ کا مسئلہ ہے وہ ہم نے مرکز کے ساتھ اٹھایا ہوا ہے انہوں نے دو تین مہینے کی مہلت مانگی ہے کہ وہ ہم جون میں ریکارڈ کر کے دے دیں گے۔ بلوچستان میں آپ کو ایک چیز بتادوں کہ یہ جمہوریت کے طریقے سے چلے گا اور یہ خطہ دنیا کے نقشہ میں بہت اہم خطہ ہو گیا ہے اور یہاں چند سالوں میں اور زیادہ ترقی آئے گی یہاں روڈز آئیں گے۔ سی پورٹ بنیں گے یہاں اتنی اچھی خوبصورت بسیں چلیں گیں یہاں سے تجارت افغانستان اور سنٹرل ایشیا سے ہوا کرے گی۔

یہ ساری چیزیں میں اس وقت دیکھ رہا ہوں جب ہم پرامن رہیں گے۔ صبر سے کام لیں گے جتنا صبر ہو سکتا ہے اس سے کام لیں جتنا ہم برداشت کر سکتے ہیں کریں جتنا برداشت کا مادہ ہو سکتا ہے اس سے کام لیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ جتنا میں نے اور ڈاکٹر کلیم اللہ نے گفتگو کی ہے تو ہمارا کئی سالوں کا ذہنی کوٹہ ختم ہو گیا ہے اتنی بات چیت اور مذاکرات کئے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ امن ہو میں آپ سے اپیل کرتا ہوں اور آپ سب کا فائدہ بھی اسی میں ہے اس میں کسی کا دخل نہ ہو مل جل کر محنت سے کام کریں ہمیں کیا چاہیے کہ کرسی بھی مل گئی ہے وزارت بھی مل گئی ہے آپ لوگوں نے کہا ہے کہ نواب صاحب کی مخالفت کرنی ہے وہ بھی مجھے آپ نے وزیر اعلیٰ بنادیا اور اب کیا چاہیے اب ہمیں چاہیے کہ اس صوبے کی خدمت کرنی چاہیے اپنے عوام کی خدمت کرنی چاہیے ہر غریب عوام کا احترام کرنا چاہیے اس کو عزت دینا چاہیے امن و امان کی حالت کو بہتر بنانا ہے اور انکی حالت کو یقینی بہتر کریں گے اور جناب اسپیکر میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں لیکن آپ میرا ایک پوائنٹ یاد رکھیں اگر یہاں لکھی تقریر کی اجازت ہوتی رہی ادھر سے ارجن داس لکھ کر دیتے رہیں گے اور ادھر سے ہمیں سرکاری ملازم لکھ کر دیا کریں گے یہ اچھی روایت نہیں ہے آئندہ آپ کی مرضی ہے ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا اور ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں شکریہ (تحسین آفرین)

جناب اسپیکر اس سے پیشتر میں وزیر خزانہ نواب صاحب کو تقریر کی اجازت دوں جو پوائنٹس معزز قائد ایوان نے اٹھائے ہیں تحریری تقریر اور مادری زبان میں اس کے لئے قاعدہ ہے جس کے تحت قاعدہ ۹۰ کے تحت اسپیکر تحریری تقریر کی اجازت دے سکتا ہے خاص طور پر بجٹ اجلاس میں اس لئے نرمی اختیار کی ہے کہ یہ ضروری اور اہم اجلاس ہے اور معزز اراکین اپنی تجاویز پیش کر سکیں جہاں تک مادری زبان کا تعلق ہے قاعدہ ۲۱۵ اس بات کی اجازت دیتا ہے جو کوئی رکن اردو یا انگریزی میں اپنا مافی الضمیر بیان نہ کر سکے تو وہ اپنی مادری زبان

میں تقریر کرسکتا ہے لیکن یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے اس سے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ کسی مجبوری کے تحت قاعدہ اجازت دیتا ہے لیکن الحمد واللہ جتنے بھی ہمارے معزز اراکین ہیں یہاں تقریر فرمار ہے ہیں وہ یہاں سب کے سب اردو میں اپنا ماضی الضمیر بیان کرسکتے ہیں۔ بجٹ تقریر کرسکتے ہیں یہ اچھی روایت نہیں ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ وہ اردو میں تقاریر کیا کریں اور جو بھی یہاں تقریر پشتو' بلوچی' یا براہوی' یا دیگر زبان میں ہوگی وہ ریکارڈ کا حصہ نہیں بنے گی۔

جناب اسپیکر نواب محمد اسلم ریئسانی' وزیر خزانہ

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب والا! میں اپنی تقریر قرآنی آیات سے شروع کرتا ہوں مجھے یہ پڑھنا ہے کیونکہ اس میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

وہ مثالیں سن کران کی دانائی میں غور کرتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ جو کچھ ہے ان کے پروردگار سے ہے لیکن جن لوگوں نے انکار حق کی راہ اختیار کی ہے تو وہ جہل اور کج فہمی سے حقیقت کو نہیں پاسکتے ہیں وہ کہتے ہیں بھلا ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ہوسکتا ہے بس کہتے ہیں انسان ہے جن کے حصے میں اس سے گمراہی آئے گی۔ کہتے ہیں کہ ان کی سمجھ بوجھ سے راہ سعادت کھل جائے گی اور خدا کا یہ قانون ہے کہ وہ گمراہ نہیں کرتا انہیں لوگوں کو جو ہدایات کی تمام حدیں توڑ کر فاسق ہوگئے فاسق کون ہیں وہ جو احکام الٰہی کا عہد کرکے توڑ ڈالتے ہیں جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم خدا نے دیا ہے ان کو کاٹتے ہیں بے باک ہیں اور اپنی بداعمالیوں اور سرکشیوں سے فساد پھیلاتے ہیں سو جن لوگوں کی شقاوتوں کا یہ ہے وہ ہمیشہ گمراہی کی چال ہی چلیں گے اور فی الحقیقت یہی لوگ ہیں جن کے لئے سراسر نامرادی اور نقصان ہے القرآن

جناب والا! اب میں کچھ اپنی مادری زبان براہوی میں صرف پانچ منٹ تقریر کروں گا اور اس کا مفہوم بیان کروں گا کیونکہ کچھ اور ممبران نے اپنی مادری زبان میں تقریر کی ہے۔

جناب اسپیکر جناب نواب صاحب جو بھی تقریر آپ براہوی وغیرہ میں کریں گے وہ ریکارڈ کا حصہ نہیں بنے گی اس چیز کا فیصلہ میں نے پہلے دے دیا ہوا ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر) جناب والا! دیگر ممبران نے اپنی مادری زبان میں تقریر کی ہے تو براہوی میں ان کو بھی اجازت دے دیں نواب صاحب کا بھی حق بنتا ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب والا میں پھر عربی میں تقریر کروں گا۔

جناب اسپیکر اس کا فیصلہ میں نے دے دیا ہے آپ کسی اور زبان میں تقریر کریں گے تو ریکارڈ کا حصہ نہیں ہوگی۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) (چند منٹ معزز وزیر خزانہ نے براھوی بلوچی پشتو فارسی اور سندھی میں بات کی جو کہ ریکارڈ کا حصہ نہیں ہے اور بعد میں اردو میں تقریر شروع کی)

جناب اسپیکر کیا اور کوئی زبان باقی رہ گئی ہے۔؟

وزیر خزانہ

Now Mr. Speaker I Would Like to begin my Budget Speech

جناب اسپیکر کسی بھی علاقے اور کسی بھی خطہ کی ترقی کے لئے سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہوتی ہے کہ وہاں امن اور اسٹیبلٹی (Stability) ہو لیکن ہم کہیں بھی کسی صنعتی علاقے میں کسی ملک میں کسی صوبے میں اگر وہاں امن نہ ہو تو وہاں صحیح طریقے سے صنعت کاری نہیں ہو سکتی ترقی نہیں ہو سکتی اور کسی بھی شعبہ زندگی کو آپ دیکھ لیں یہ ضروری ہے جناب اسپیکر یہاں لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں معزز ایوان میں اراکین نے تقریر کیں اور اس حکومت پر بہت تنقید کی لیکن میں دوستوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جو لاء اینڈ آرڈر آج ہمیں ملا ہے۔

(We have Inherted the Present Situation from Past Governments)

یعنی ہمارے دوست جو پہلے حکومت میں تھے وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سولہ سترہ مہینے میں کیا ہو رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ۱۹۸۵ء اور ۱۹۷۷ء سے پہلے ہمارے صوبہ بلوچستان کے سارے ادوار کو دیکھنا چاہیے کہ سچویشن (Situation) کیا رہی کس کی وجہ سے رہی ہے اور کیوں رہی لیکن ہم ترجیحی بنیاد پر پولیس ریفارم کمیشن (Police Reform Commission) کے سفارشات دینے کا وفاقی حکومت نے ہمیں چھ کروڑ روپے کا پیکیج دینے کا وعدہ کیا ہے اور اسی چھ کروڑ روپے کے ساتھ ہماری صوبائی حکومت چھ کروڑ روپے کا بندوبست کرے گی تاکہ جو بارہ کروڑ روپے ہمیں ملیں گے لاء اینڈ آرڈر ان فورسنگ ایجنسیز (Law and Order Enforcing Agencies) کو بہتر طریقے سے ایکوپ (Equip) کرنے کے لئے ان کے لئے کیمونیکیشن اکوپمنٹ (Communication Equipment) خریدنے کے لئے ان کے لئے گاڑیاں بندوقیں اور ان کو بہتر سہولیات دینے کے لئے ہم ایک جامع منصوبہ تیار کر رہے ہین تاکہ یہ جو آج لاء اینڈ آرڈر کی سچویشن پیدا ہو رہا ہے اسے بہتر طور پر کنٹرول کر سکیں پھر جناب میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا

کہ ہمارا قبائلی معاشرہ ہے یعنی جس صوبے میں ہم رہتے ہیں قبائلی معاشرے میں اس قسم کی چیزیں ہوتی ہیں اور حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ ان چیزوں کو روکنے کی کوشش کرے لیکن اس کے باوجود یہ واقعات رونما ہوتے ہیں جو افسوس ناک بات ہے اور جناب میں آپ سے عرض کروں کہ بد قسمتی کی بات ہے کہ ہمارے صوبے میں اکتوبر کے جو واقعات ہوئے اس سے قبل جو واقعات ہوئے اب کسی نے بھوک ہڑتال کی اور کسی نے لانگ مارچ کی یہ اقدامات یعنی ان کی طرف سے یہ ایک قسم کی جدوجہد ہے لیکن اس جدوجہد کا برے اثرات ہماری ترقیات پر پڑتا ہے اگر پولیس کو فرنٹیئر کور یا لیویز کو اور دوسرے ہمارے جو لاء اینڈ آرڈر پراونشل ان فورسنگ ایجنسیز (Provincial Enforcing Agencies) کو لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے کے لئے جو پیسہ درکار ہوتا ہے ریونیو بجٹ تو کمیٹڈ (Committed) ہوتی ہے اور ڈویلپمنٹ سرچارج سے ہم ان کو دیتے ہیں میرے خیال میں اس مد میں چار سو کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں جتنے بھی جلسہ جلوس ہوئے ہیں اس ترقیاتی پروسس process کو کمزور کرنے کے لئے ہے ہماری کوشش ہے کہ ہم ترقیاتی عمل کو تیز کریں لیکن آج جو ترقیاتی عمل ست پڑا ہوا ہے میرے خیال میں اس کا تمام تر الزام میں ان کو دیتا ہوں' جناب یہاں ہمارے معزز اراکین نے قیمتوں میں اضافہ کی بات کی ہے میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ ساری دنیا میں مہنگائی کی بات ہو رہی ہے برطانیہ اور امریکہ کو آپ اکنامک پاور ہاؤس کہہ سکتے ہیں وہاں بھی مہنگائی ہو رہی ہے جب کہ ہمارا ملک غریب ہے ظاہر ہے یہاں مہنگائی ہوگی ان کے اثرات ہم پر بھی ہوں گے یعنی چھوٹے ملکوں پر جہاں ہماری صنعت ترقی نہیں کی ہے پرائیویٹ سیکٹرز کو ہم نے خاطر خواہ ترقی نہیں دی ہے ظاہر ہے اثر تو ہوگا جناب یہاں بلڈوزر کے گھنٹوں کی بات ہوئی میں وضاحت کرونا چاہتا ہوں کہ مختلف ایکنک Ecnic کی میٹنگز میں وفاقی حکومت کا بلکہ سارے صوبوں پر دباؤ ہے کہ بلڈوزر گھنٹوں میں جو رعائیت دی جارہی ہے اسے آپ ودڈرا (Withdraw) کریں وفاقی حکومت کے کہنے کے باوجود ہم نے اسے ودڈرا نہیں کی۔ ۱۹۸۲ء میں بلڈوزر کے گھنٹے جو زمینداروں کو دیئے جارہے ہیں وہ ڈیڑھ سو روپے تھے اب ۱۹۹۲ء میں ہم نے اسے ریوائز کرکے ڈھائی سو روپے کئے ہیں لیکن ٹوٹل آپریشنل کاسٹ (Total Operational Cost) ہمیں پانچ سو روپے پڑرہا ہے یعنی پانچ سو روپے ۱۹۸۲ء سے آج تک اور اس دوران تیل کی قیمتیں بڑھی ہیں چارجز ان کی مینٹیننس کے لئے سپروائزری (Supervisory) کے لئے ملازمین کی تنخواہیں بڑھی ہیں وغیرہ وغیرہ اگر آپ ان سب کو لے لیں تو میرے خیال میں پانچ سو روپے فی گھنٹہ سے بھی زیادہ پر ہاور آپریشنل کاسٹ (Per Hour Operational Cost) ہمیں پڑتی ہے لیکن اس کے

باوجود ہم نے اسے دو سو پچاس روپے تک رکھا ہے اور جو غیر زرعی استعمال کے لئے بلڈوزر باورز استعمال کریں گے اسے ہم نے سات سو روپے رکھے ہیں ظاہر ہے اگر کوئی فرم روڈز وغیرہ بنانا چاہتی ہیں اگر کوئی ٹھیکیدار اس سلسلے میں بلڈوزر استعمال کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ہم نے سات سو روپے رکھے ہیں قائد ایوان نے بڑی مدلل اور بڑی تفصیل سے بہت سے مسائل بیان کئے ہیں اور میرے لئے کچھ نہیں چھوڑا ہے بہرحال میں اب آتا ہوں نیشنل ہائی ویز کی طرف 'اب مختلف میٹنگوں میں نیشنل ہائی ویز اتھارٹی کے جو لوگ ہیں یا سیکرٹری کمیونیکیشن ہے انہوں نے ہمیں کہا کہ ہم نے پچھلے سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں بلوچستان کے روڈوں پر ۶۱ کروڑ روپے خرچ کئے ہم نے اس میٹنگ میں.... میں نے وزیر اعظم صاحب کو کہا کہ ۶۱ کروڑ روپے کیا صرف ڈھائی کروڑ روپے بھی انہوں نے خرچ نہیں کیا ہے اور وزیر اعظم صاحب سے میں نے درخواست کی کہ وہ خود براستہ روڈ آکر دورہ کریں حالانکہ ہمارے روڈز ۲۳۰۰ کلومیٹر ہیں لیکن اس کے باوجود اس دفعہ انہوں نے ہمیں سات اعشاریہ پانچ فیصد کچھ جو ٹوٹل ہے ہمارے نیشنل ہائی ویز کے لئے انہوں نے ہمیں دی ہیں جو ناکافی ہیں۔ اس معزز ایوان کی طرف سے میں وفاقی حکومت سے گزارش کرتا ہوں جب کہ اخبارات میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی رقمیں یعنی ایک ارب روپے وہ ہمیں دیتے ہیں لیکن یہ صرف کاغذی کارروائی تک ہی رہتے ہیں میری صحافی برادری سے درخواست ہے کہ اسے صحیح طریقے سے اپنے اخبارات میں شائع کریں تاکہ وفاقی حکومت اس کو دیکھے۔

حالانکہ ہمارے پاس دو ہزار تین سو کلومیٹر روڈ ہیں لیکن اس کے باوجود اس دفعہ انہوں نے تقریباً" سیون پوائنٹ کچھ (۷۰۰) پرسنٹ ٹوٹل ایلوکیشن نیشنل ہائی وے کے لئے ہمیں دی ہے جو ہمارے لئے ناکافی ہے۔ ہم اس معزز ایوان کے توسط سے فیڈرل گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے ایلوکیشن میں اضافہ کریں۔ حالانکہ ہم اخبارات میں دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں ایک ارب پتہ نہیں کتنے کروڑ روپے دیتے ہیں۔ مگر تک یہ باتیں محدود رہتی ہیں۔ میری صحافی برادری سے گزارش ہے کہ وہ میرا یہ مطالبہ صحیح طریقے سے چھاپے تاکہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو دیکھیں 'جناب ہم اپنے سرچارج سے ریونیو سرپلس جرنیٹ کیا وہ ہم اپنے اسپشلی روڈ رول الیکٹرفیکیشن پینے کا پانی انڈر گراؤنڈ واٹر ریچارجنگ اور ہیلتھ ایجوکیشن کے لیے پچھلے سال ادھر بہت شور وغل پڑا کہ آپ نے بلاک ایلوکیشن رکھا ہے۔ بالکل اس طرح پیک اپ کیا(Packup) ڈیلے ایکشن ڈیم کے بارے میں خانصاحب نے کہا ڈیلے ایکشن ڈیم انڈر گراؤنڈ پانی یعنی جس کا سطح ہے واٹر ٹیبل ہے اس کو منٹین رکھنے کے لئے کنٹرول ٹرینچنگ (Contral Trenching) دوسری بات اس کے ڈیلے ایکشن ڈیم بنانے تاکہ فلڈ کا پانی وہاں ٹھہر جائیں اور

آہستہ آہستہ زمین کی تہہ میں چلا جائے' اور انڈر گراؤنڈ واٹر کو ری چارج کریں میرا خیال اس کے بغیر ڈیلے ایکشن ڈیم کنٹرول ٹریچنگ واٹر اگر خانصاحب کے ذہن میں کوئی نیا طریقہ ہے تو اس پر بھی ہم مل بیٹھ کر بات کرتے ہیں اور قابل عمل ہو سکیں تو اس پر عمل بھی کرنا چاہیں گے۔ جناب اسپیکر اس سال ہم نے جاری اسکیموں کے لئے کافی رقم رکھی ہیں مثال کے طور پر لیاری اوڑ ماڑہ گوادر جیونی روڈ گوادر ہلنٹ روڈ پنجگور آواران روڈ بیلہ آواران روڈ بیلہ آواران روڈ کی کنٹریکٹ اوارڈ بھی کر دیئے ہیں باقی پہلے روڈ کی میں نے جو ذکر کی ان کی فیزیبلٹی اور ڈیزائننگ تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور جس طرح خانصاحب نے عرض کیا کہ پشتون علاقوں میں ہم نے روڈ نہیں بنائی ہمارے پاس ایک لسٹ ہے اس میں پشین ژوب خانوزئی روڈ پشین سرانان روڈ سید حمید سرانان روڈ کربلا حرمیزئی روڈ کچ سنجاوی روڈ جس پر کام ابھی جاری ہے دکی اوسٹری روڈ لورالائی مرغہ کبری روڈ پشین قلعہ حاجی خان روڈ ژوب گل کچ روڈ ان کے علاوہ اور بھی کچھ روڈ ہے جن پر ڈیزائننگ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ان کی (پی سی ا) تیار ہو چکی ہے اور انشاء اللہ جون کے آخر کے پہلے ہفتے جولائی میں ان کا کام شروع ہو جائے گا۔ لیکن اس میں سے کچھ پر کام شروع ہے جن کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ زیارت سنجاوی اور اس سے آگے لورالائی کی طرف اس پر کام شروع ہے یہاں یہ بھی کہا گیا کہ ہمارے تعلیمی ادارے بند ہیں جناب اسپیکر میں آپ کی توسط سے کہنا چاہتا ہوں کہ فی الحال ہمارا کوئی تعلیمی ادارہ بند نہیں' سارے کھل چکے ہیں۔ ان میں درس و تدریس کا عمل بھی جاری ہے بولان میڈیکل کالج اور بلوچستان یونیورسٹی بھی کھل چکی ہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے جس طرح قائد ایوان نے فرمایا کہ صرف پانچ یا چھ کروڑ روپے اس سال مرکزی گورنمنٹ نے بی ایم سی BMC کے لئے رکھے ہیں۔ میں اور (اے سی ایس ڈویلپمنٹ اسلام آباد گئیں فیڈرل فنانس منسٹر کے پاس انہوں نے ہم سے اقرار کیا کہ وہ سپلیمنٹری میں سات کروڑ روپے بی ایم سی کے لئے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ محکمے بی ایم سی کے جو ایکوپمنٹ Equipment چاہتے ہیں آپ ان کی (پی سی۔ا) بنائیں ہم دونوں زونل ایجنسی سے ایکوپمنٹ Equipment لے کر دیں گے اور انشا اللہ بجٹ کے بعد ہم اسلام آباد جائیں گے اور مسائل کو پرسیو کریں گے جناب اسپیکر میرانی ڈیم کا ایک مسئلہ ہے اور اب ایک سیاسی اشو بن گیا ہے اور وفاقی حکومت نے بجٹ ۹۳۔۱۹۹۲ء میں اس کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی ہے لیکن ۹۲۔۱۹۹۱ء کی بجٹ میں پچیس ملین انہوں نے فیزیبلٹی کے لئے رکھے' جناب اسپیکر یہاں بے روزگاری کی بھی بات آئی' یہ میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں بلکہ پورے ملک میں بے روزگاری ایک بڑا مسئلہ ہے اور دن بدن گھمبیر

ہوتا جارہا ہے لیکن میں اپنے صوبے کی بات کرتا ہوں کہ صوبائی گورنمنٹ سب سے بڑا Employer ہے تقریباً" اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ پچیس ہزار ملازمین ہیں اور اگر آپ ہمارے ریونیو بجٹ کا حجم دیکھیں وہ ہمارے ترقیاتی بجٹ سے تقریباً" ڈھائی گنا زیادہ ہے وہ اس لئے کہ ہم لوگوں کو ملازمت فراہم کرتے ہیں اور اس سال بھی ہم نے چار ہزار پوسٹیں فراہم کی ہیں۔

جناب اسپیکر میں گزارش کر رہا تھا کہ ہم نوکریاں لوگوں کی کفالت کے لئے دیتے ہیں حکومت کو چاہیے کہ وہ نوکریاں اس لئے پیدا کریں جس کی ضرورت ہو مثال کے طور پر ہم ایک واٹر سپلائی اسکیم بناتے ہیں جہاں صرف دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہم وہاں پانچ آدمی رکھتے ہیں۔ جہاں ان تین آدمیوں کی قطعاً" ضرورت نہیں۔ تو اس سلسلے میں میں تمام دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ ہم نوکریوں کو اس حد تک رکھیں جہاں ان کی ضرورت ہو اور اگر آپ ضرورت سے تجاوز کر جائیں گے تو ہمارے ریونیو ایکسپینڈیچر میں ہر سال اضافہ ہوگا۔ آج بھی اگر آپ اعداد و شمار منگوائیں فوڈ ڈیپارٹمنٹ صحت سی اینڈ ڈبلیو وغیرہ آپ کسی بھی محکمے کے اعداد و شمار منگوائیں پیسے کے بغیر ہمارے ساتھ سب کچھ سرپلس ہے پیسہ ہمارے پاس بہت کم ہے ہمارے پاس جو ۱۵۴ کروڑ سرپلس دکھایا جارہا ہے میرے خیال میں اگر ۹۲ یا ۹۳ کروڑ ہمارا غیر ترقیاتی بجٹ بڑھائیں تو میرے خیال میں ۱۹۹۵ء میں ہمارا بجٹ خسارے کا بجٹ ہوگا سرپلس ہمارے پاس کچھ نہیں ہوگا تو اس سلسلے میں میری آپ سے گزارش ہے کہ ریونیو بجٹ کو اس حد میں رکھنا ہوگا جہاں ہم اپنے ترقیاتی مد کیونکہ ظاہر جو ہمارے پاس پیسے ہیں اور ہر سال مطالبات یا دوسرے وجوہات کی بناء پر ہم اپنے غیر ترقیاتی بجٹ کو بڑھائیں گے تو ظاہر ہے کہ ہمارے پاس پیسہ بنانے والی کوئی مشین نہیں ترقیاتی مد سے پیسے اٹھا کر غیر ترقیاتی مد میں شامل کرتے ہیں اور ایک دن خدا نخواستہ ہمارے پاس ترقیات کے لئے پیسہ نہیں ہوگا ہمارے خزانے کا سارا محکمہ کمیشن بن کر لوگوں کو تنخواہ دیتا جائے۔ جناب جہاں تک صحت کی بات ہے بہت اہم شعبہ ہے ہم نے محکمہ صحت کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ اور ہم نے ان کو یہ ڈائریکٹیو (Directive) دی ہے کہ وہ ایک جامع منصوبہ بنائیں تاکہ ہمارے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پھر اس کے بعد میجر پاپولیشن ایریا ہسپتال ہے ان کو ہم اپ گریڈ کریں تاکہ جس طرح یہاں ایک دوست نے سول ہسپتال کی بات کی۔ ہم یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ صحت کی بہتر سہولیات صوبے کی دوسرے جگہوں پر نہ ہونے کی وجہ سے سب کوئٹہ میں آتے ہیں۔ اس لئے ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹیو (Directive) دی ہے کہ وہ اسپیشلی Specialy ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی اپ گریڈ کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کریں۔ تاکہ ہم پہلے

ان کو بہتر ایکوپ Equip کریں اور اس کے بعد ہم میجرپاپولیشن ایریا اور اس کے بعد موجودہ ہیلتھ سہولیات ہے ان کو بہتر کرسکیں اور ابھی بولان میڈیکل کالج ہسپتال ہے اس میں سو بستروں کا ہسپتال تقریباً مکمل ہونے والا ہے۔

رورل الیکٹریفیکیشن کی بات قائد ایوان نے کی اس سلسلے میں کچھ نہیں کہنا چاہوں گا میرے ایک محترم دوست نے ایک بات کی کہ کوئی ایک کروڑ یا دو کروڑ کنٹرول ٹریچنگ(Control Tranching) ورلڈ بینک نے دی تھی وہ میں اٹھا کر کانک ایریا لے گیا ہوں۔ اس کا مجھے قطعاً ”علم نہیں فارسٹ والوں نے خود ہی پلاننگ کی ان کا کہنا تھا کہ ہم نے اضبوگ ایریا میں کام شروع کیا تھا لوگوں نے ہمیں کام کے لئے نہیں چھوڑا تو ہم نے دوسرا سائیڈ جو سلیکٹ کیا وہ چلتن دامن میں ہے وہ میرے حلقے میں آتا ہے معزز رکن اس حوالے سے جو بات کی ہے یا جو شکایت کی وہ بجا نہیں تھی جس طرح ہم نے اپنے بجٹ تقریر میں عرض کیا تھا یعنی بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے چیمبر آف کامرس سے انڈسٹریز کے توسط سے پرائیویٹ سیکٹر میں ایک انڈسٹریل ایریا بھی کھولنا چاہتے ہیں جس کے لئے مناسب جگہ پر ہم زمینیں تلاش کرر ہے ہیں۔ اور تلاش کرنے کے بعد ہم اور بھی ہوسکیں۔ انسینٹیو (Insenuative) دینا چاہتے ہیں یہاں صنعت کاری ہو بے روزگاری کا مسئلہ تو ختم نہیں ہوسکے گا۔ کیونکہ جس طرح سے دن بدن کالج اور سکولز یونیورسٹی بناتے جارہے ہیں۔ تو ظاہر کہ تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی اور ان کو ملازمت دینا ہمارے لئے بہت مشکل ہوگا تو اس سلسلے میں ہم نے اعلان کیا تھا کہ پرائیویٹ سیکٹرز میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ بنانا چاہیئے جس کے لئے زمین کی تلاش جاری ہے۔ اور ایک دوست کہا کہ حب کی اسٹیٹ میں ہم ایکسٹینشن کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ آپ نے اس کو نیو New شو کیا ہے پتہ نہیں اس نے اس کو New کہا یا جاری بہرحال میں ان اس کو سمجھتا ہوں جاری کیونکہ ہم اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو ایکسٹینڈ کرتے ہیں کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ نے اس انڈسٹریل ایریا کو کچھ مراعات دیا اور ہم اس مراعات سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم نے واپڈا کو ایک کروڑ روپے دیئے تاکہ وہ زمین لیں۔

جناب اسپیکر صاحب تعلیم کی طرف ہماری خصوصی توجہ ہے اور سردار فتح علی عمرانی یہاں نہیں ہیں انہوں نے کرپشن کی بات کی یعنی ہم سب جانتے ہیں کہ کرپشن صرف ہمارے صوبے کا مسئلہ نہیں ہے نہ ہمارے ملک کا مسئلہ ہے بلکہ تیسری دنیا کے ممالک میں ہر جگہ آپ دیکھیں وہاں کرپشن ہے بلکہ افریقہ میں ایک ملک ہے لائبیریا وہاں تو وہ لوگ اپنا بجٹ بھی نہیں بناتے وہ تو بس یہ کہتے ہیں کہ یہ دو کھاتے ہیں ایک آمدنی اور دوسرا اخراجات تو ہمارے ہاں یہ مرض ہے اس مرض کو اگر حزب اختلاف یا عوام کی یہ خواہش ہو کہ اس کرپشن کے مرض کو صرف حکومت

ہی ختم کرسکتی ہے تو میرے خیال میں یہ قطعاً" ناممکن ہے حکومت نے کوشش کی ہے حکومت نے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ایف ' آئی ' اے پتہ نہیں کتنے انہوں نے اس قسم کی تنظیمیں بنائیں ہوئی ہیں اب تک کرپشن کو ختم نہیں کرسکتے لیکن میری تو یہ گزارش ہوگی میرا فکر بھی یہی کہتا ہے کہ جب تک ہم سب یعنی ساری سوسائٹی کرپٹ اور بدعنوان لوگوں کے پیچھے ہم نہیں پڑیں اس وقت تک ہم کرپشن کو ختم نہیں کرسکتے مثلاً" کہ سردار فتح علی عمرانی نے کہا کہ ڈی ' او نے پندرہ ہزار روپے لے کر ٹیچر کو اپوائنٹ کرتا ہے ان کو پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہیے تھا تاکہ منسٹر ایجوکیشن اس آدمی کے خلاف ایکشن لے سکیں لیکن اس قسم کی بات انہوں نے کہی کہ جی وہ کرپٹ ہے اس کے بعد وہ اٹھ کر چلے گئے یہ تو کوئی مسئلے کا حل نہیں ہوا یعنی اس کو پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہیے اس آدمی پر ہاتھ رکھنا چاہیے اس کے بعد کوئی اس کی سفارش نہ کرے جب ایک آدمی کرپٹ ہوتا ہے اور اس کا احتساب کرنے لگ جاتے ہیں تو ایک لمبی چوڑی سفارش کی ایک لائن لگ جاتی ہے کوئی میرا عزیز اٹھا کے لے آتا ہے کوئی چیف منسٹر کا چھٹی لے آتا ہے اور وہ جو آدمی بدعنوانی میں ملوث پایا گیا وہ بالکل ہاتھ دھو کے اور صاف ستھرا ہو کے چلا جاتا ہے تو میرے خیال میں اس کو اور بہتر پوسٹیں مل جاتی ہیں اور یہ بہت افسوس کی بات ہے اور ہمیں سفارش کرنا چاہیے اور سفارشی بھی ہم لوگ ہیں جناب اسپیکر صاحب آخر میں سپورٹس اور انفارمیشن کے لئے ہم نے رقم تھوڑی رکھی ہے اور اس سلسلے میں ہمارے انفارمیشن کے منسٹر میرے ساتھ ہر دن جھگڑتے رہے ہیں اور میرے خیال میں ان ڈائرکٹلی In directly اخبار نے میرے خلاف ایک سٹیٹمنٹ دی میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ رواں مالی سال ہم جو بجٹ پاس کریں گے اس کے دوران جو بھی ان کے ریکوائرمنٹس Requirments تھے ایک میٹنگ ہم نے ان سے کی کہ ریکوائرمنٹس Requirments ہونگے۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ اس کو پورا کریں اور جناب اسپیکر صاحب میں حسب روایات ہمارے جو پروانسشل اسمبلی کے ملازمین ہیں ان کو ایک مہینے کی تنخواہ کیونکہ وہ رات کو بارہ بارہ بجے تک بیٹھتے ہیں اور محنت کرتے ہیں بجٹ کی تیاری کرتے ہیں ان کو ایک مہینے کی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر تقاریر کا مرحلہ ختم ہوتا ہے اب رائے شماری کی بات

مسٹر حاجی علی محمد نوتیزئی جناب اسپیکر صاحب وزیر اعلیٰ صاحب نے ایجنسی الاونس کے بارے میں کچھ فرمایا ذرا ان کی وضاحت کریں کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ضلع چاغی اور ضلع ژوب کے ملازمین کئی عرصے سے ہڑتال پر ہیں۔

سردار ثناء اللہ زہری یہاں پر نواب صاحب کو کسی نے شعر لکھ کے دیا لیکن اس نے پڑھا نہیں اگر آپ اجازت دیدیں تو میں پڑھ لوں۔

تو سحر کو شام کہتا جا
کس کی ہمت نہیں تجھ کو جھٹلانے کی

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر صاحب میں ایک گزارش کروں گا خدا بہتر جانتا ہے کہ میں آپ کی عزت بحیثیت ایک عالم کرتا ہوں نہ کہ آپ ابھی اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میں قانون سے تجاویز نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن جو تحریک استحقاق میں نے پیش کیا تو آپ اپنے قاعدے میں دیکھیں۔

جناب اسپیکر جی میں دیکھتا ہوں میں آپ کو اس تحریک استحقاق سے متعلق قاعدے کی کیفیت بتاتا ہوں آپ کا تحریک استحقاق اس سے متعلق ہے ویسے یہ تحریک استحقاق اس الفاظ سے بھی نہیں بنتا ہے یہ تحریک التواء کی نوعیت بنتی ہے کہ یہ آپ کہتے ہیں کہ۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۹۲-۶-۱۱ء کو پنجگور میں ایک افسوسناک واقعہ ہوا جس میں پانچ قیمتی جانیں ضائع ہوگئیں لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے تو جناب یہ استحقاق نہیں بنتا استحقاق کوئی اور چیز ہے اس کو تحریک التواء کہہ سکتے ہیں لیکن اگر آپ ملاحظہ فرمائیں قاعدہ نمبر ۱۲۰ کا تیسرا شق جس میں کہا جاتا ہے مطالبات زر پر رائے شماری کے لئے مقرر کردہ آخری دن مطالبہ مذکورہ پر غور و خوض کے سلسلے میں کسی تحریک التواء کار کے ذریعے نہ سبقت حاصل کی جاسکے گی نہ کسی دیگر طریقے سے خواہ وہ کچھ بھی ہو مداخلت کی جاسکے گی اور نہ اس سلسلے میں تاخیری حربہ کے طور پر تحریک پیش کی جاسکے گی تو چونکہ قانون آج کے دن کے آپ کو اپوائنمنٹ نہیں کرتا اس لئے آج آپ کی قرارداد پیش نہیں ہوسکتی۔

مسٹر منشی محمد تو جناب اسپیکر صاحب کل کے لئے رکھ دیں۔

جناب اسپیکر آج کے دن کے لئے تو نہیں ہوسکتا کل بے شک آپ اس کو Move کریں تو جہاں تک دیگر معزز اراکین کا نوٹس ہے جناب سنت سنگھ صاحب کا ہے سردار فتح علی عمرانی اور جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب کا ہے ان حضرات نے کل ۹۲-۶-۱۰ کو اجلاس کے بعد کٹ موشن کے سلسلے میں انہوں نے کوشش کی ہے لیکن اس سے پہلے میں نے میر ہمایوں مری صاحب سے گزارش کی کہ ۲۵ تاریخ کو چونکہ مطالبہ زر اور بجٹ کی پوری پروسیڈنگ ریکارڈ آئی تھی اور آپ کے سامنے پیش ہوئی اور آپ کے پاس کافی ٹائم تھا ڈیمانڈ کے سلسلے میں

آپ کٹ موشن پیش کر سکتے تھے۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب آپ سے اس کے بارے میں بات کی تھی آپ کی بات بھی ہماری سمجھ میں آئی لیکن یہاں پر ہم ٹریس کر رہے ہیں کہ سارے ڈاکومنٹس ہمیں کل ملے تھے اور کل ہی ہم نے پوائنٹ بنائے تھے اور ہم نے کل کٹ موشن بنائے اس کے بعد سیکریٹری کے پاس گئے سیکریٹری صاحب کہنے لگے کہ جی دو دن پہلے دیدیں ہم نے کہا جناب یہ ہمیں آج ہی ملا ہے پھر ہم آپ کے پاس آئیں آپ نے بھی ہمیں کہا کہ جی دو دن پہلے دے دیئے جب ڈاکومنٹس ہمیں کل ملے ہیں اور ہم دو دن پہلے کیسے دے دیں ہمارا ڈاکومنٹس جو ہے اس کا پہلا شق لیں یہ سینتالیس کروڑ روپے کا ہے اس کے لئے دو دن چاہیں ہم نے آپ سے بات بھی کی تھی۔(مداخلت)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میرا خیال ہے کہ اس چیز کی وضاحت ہو چکی ہے اور پورا ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ پچیس تاریخ کو بجٹ سپیچ کے ساتھ وہ ڈاکومنٹس تھے ان میں یہ گرانٹس موجود تھیں اور میں سپلیمنٹری گرانٹس کے بعد میں سمجھتا تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے جو تحریک آئی تھی اس کے بعد جن کے پاس موقع تھا یہ کٹ موشن نمٹائیں گے۔ اور میر صاحب میرے خیال میں آرڈر آف دی ڈے کی بات کر رہا ہے آرڈر آف دی ڈے ضرور کل ملا لیکن پچیس تاریخ کو وہ ڈاکومنٹس تمام ایوان کو ملیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب اگر آپ کہتے ہیں کہ اگر ہم قرآن پر جائیں تو ہم قرآن پر ہاتھ رکھتے ہیں کہ یہ کل ہی ملا

مولانا عبد الغفور حیدری میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے ذرا حافظے پر زور دیا جائے۔

میر ہمایوں خان مری ویسے آپ میرے بڑے محترم ہیں میں آپ کی عزت کرتا ہوں تو جناب وہاں آپ کہتے ہیں اسپیکر کے آفس میں ہم جاتے ہیں اس کو بتاتے ہیں جی ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور یہاں پر کہتے ہیں کہ آرڈر آف ڈے یہ کوئی انصاف ہے اسی لئے ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز اراکین ایوان واک آوٹ کر گئے۔)

جناب اسپیکر اب مطالبہ زر پر رائے شماری ہوگی وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 1 آپ پیش کریں۔

مطالبات زر بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء

مطالبہ نمبر۱

وزیر خزانہ جناب اسپیکر صاحب میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۷ ۴ کروڑ ۶۹ لاکھ ۶۹ ہزار ۵ سو ۱۰) ۵۱۰ ‘۶۹ ‘۹ ‘۶ ‘۷ ‘۴ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم و نسق عا۔ (بشمول آرگنز آف اسٹیٹ ‘ فیزیکل ایڈ من اکنامکس ‘ ریگولیشن اور سٹیٹیٹکس اور پبلسٹی اور اطلاعات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۷ ۴ کروڑ ۶۹ لاکھ ۶۹ ہزار ۵ سو ۱۰) ۵۱۰ ‘۶۹ ‘۹ ‘۶ ‘۷ ‘۴ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ (بشمول آرگنز آف اسٹیٹ ‘فیزیکل ایڈ من اکنامکس ‘ ریگولیشن اور سٹیٹیٹکس اور پبلسٹی اور اطلاعات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر <- ~~اگلی تحریک~~۔

مطالبہ نمبر۲

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۶۹ لاکھ ۸۴ ہزار ا سو ۸۰) ۱۸۰ ‘۸۴ ‘۶۹ روپے سے متجاوز نہ ہو ‘وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر ! تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۶۹ لاکھ ۸۴ ہزار ا سو ۸۰) ۱۸۰ ‘۸۴ ‘۶۹ روپے سے متجاوز نہ ہو ‘وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۳

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۸لاکھ ۳۳ ہزار ۲ سو ۲۰) = ۸٬۳۳٬۲۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

ایک رقم جو (۸لاکھ ۳۳ ہزار ۲ سو ۲۰) = ۸٬۳۳٬۲۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۴

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۲۳لاکھ ۲۲ ہزار ۴ سو ۹۰) = ر۲۳٬۲۲٬۴۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اخراجات بابت موٹر وہیکل ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲۳لاکھ ۲۲ ہزار ۴ سو ۹۰) = ۲۳٬۲۲٬۴۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اخراجات بابت موٹر وہیکل ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۵

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۲۲ کروڑ ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۵ سو ۲۰)=۲۲،۰۱،۵۰،۵۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲۲ کروڑ ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۵ سو ۲۰) = ۲۲،۰۱،۵۰،۵۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۶

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۴۰ لاکھ ۶۴ ہزار ۳ سو ۳۰) = ۴۰،۶۴،۳۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۴۰ لاکھ ۶۴ ہزار ۳ سو ۳۰) = ۴۰،۶۴،۳۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۷

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۱۶ لاکھ ۸۶ ہزار ۳۰) = ۰۳۰'۶۸۶'۳۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۱۶ لاکھ ۸۶ ہزار ۳۰) = ۶۸۶۰۳۰'۳۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۸

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۴۷ کروڑ ۱۴ لاکھ ۶۴ ہزار ۲ سو ۸۰) = ۲۸۰,۶۴,۱۴,۴۷ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " پولیس " برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۴۷ کروڑ ۱۴ لاکھ ۶۴ ہزار ۲ سو ۸۰) = ۲۸۰.۶۴.۱۴.۴۷ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " پولیس " برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۹

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو ۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ۵۵ ہزار ۵ سو ۳۰) =/۳,۳۵,۵۵,۵۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قید خانہ جات و آبادکاری سزایافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ۵۵ ہزار ۵ سو ۳۰) =/۳۳۵۵۵-۵۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قید خانہ جات و آبادکاری سزایافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۱۰

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۱۴ لاکھ ۵۳ ہزار ۸ سو ۲۰) = /۱۴,۵۳,۸۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۱۴ لاکھ ۵۳ ہزار ۸ سو ۲۰) = /۱۴,۵۳,۸۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر۱۱

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۲۲لاکھ ۷۵ ہزار ۲سو۷۰) = ۲۲،۷۵،۲۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

کہ ایک رقم جو (۲۲لاکھ ۷۵ ہزار ۲سو۷۰) = ۲۲،۷۵،۲۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۲

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۶۲ کروڑ ۹۴لاکھ ۶۳ ہزار ۳سو۷۰) = ۶۲،۹۴،۶۳،۳۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری تعمیرات (بشمول اخرجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۶۲ کروڑ ۹۴لاکھ ۶۳ ہزار ۳سو۷۰) = ۶۲،۹۴،۶۳،۳۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری تعمیرات (بشمول اخرجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۱۳

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۲۲ کروڑ ۵۹ لاکھ ۱۹ ہزار ا سو ۸۰) /۲۲٫۵۹٫۱۹٫۱۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۲۲ کروڑ ۵۹ لاکھ ۱۹ ہزار ا سو ۸۰) ۲۲٫۵۹٫۱۹٫۱۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۱۴

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۱۵ لاکھ ۲۷ ہزار ۵ سو ۳۰) ۱۵٫۲۷٫۵۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری' ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۱۵ لاکھ ۲۷ ہزار ۵ سو ۳۰) ۱۵٫۲۷٫۵۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری' ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۱۵

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (ا کروڑ ۵۵ لاکھ ۱۷ ہزار ۸ سو ۳۰) ۱٫۵۵٫۱۷٫۸۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سینٹرز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (ا کروڑ ۵۵ لاکھ ۱۷ ہزار ۸ سو ۳۰) ۱۵'۵۱۷'۸۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سینٹرز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۶

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (ایک ارب ۵۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ۴۷ ہزار ۵ سو ۲۰) =/۱٫۵۶٫۲۰٫۴۷'۵۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (ایک ارب ۵۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ۴۷ ہزار ۵ سو ۲۰) ۱'۵۶٫۲۰٫۴۷'۵۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۷

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (٦ لاکھ ۴۸ ہزار ٦ سو ٦۰) =/ ٦۴۸٬٦٦۰٬ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " آثار قدیمہ " برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (٦ لاکھ ۴۸ ہزار ٦ سو ٦۰) ٦۴۸٬٦٦۰٬ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " آثار قدیمہ " برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۸

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (٦۵ کروڑ ۴۷ لاکھ ۵ ہزار ۸ سو ۱۵) ٦۵٬۴۷٬۰۵٬۸۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (٦۵ کروڑ ۴۷ لاکھ ۵ ہزار ۸ سو ۱۵) ٦۵٬۴۷٬۰۵٬۸۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۱۹

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۵ کروڑ ۳۹ لاکھ ۴۰ ہزار ۶ سو ۵۰) ۵٬۳۹٬۴۰٬۶۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "افرادی قوت و لیبر انتظام انصرام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۵ کروڑ ۳۹ لاکھ ۴۰ ہزار ۶ سو ۵۰) ۵٬۳۹٬۴۰٬۶۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "افرادی قوت و لیبر انتظام انصرام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۲۰

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۹۴ لاکھ ۷ ہزار ۴ سو) =/۹۴٬۰۷٬۴۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "کھیل اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۹۴ لاکھ ۷ ہزار ۴ سو) =/۹۴٬۰۷٬۴۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "کھیل اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۲۱

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۴۳ لاکھ ۲۹ ہزار ۷۰)= / ۳،۴۳،۲۹،۰۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ و سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۴۳ لاکھ ۲۹ ہزار ۷۰)= / ۳،۴۳،۲۹،۰۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ و سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۲۲

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۲۸ لاکھ)= / ۲۸،۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و دیگر تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲۸ لاکھ)= / ۲۸،۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و دیگر تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۲۳

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۶۲ لاکھ ۹۸ ہزار ۵ سو ۴۰) = /۶۲٬۹۸٬۵۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۶۲ لاکھ ۹۸ ہزار ۵ سو ۴۰) = /۶۲٬۹۸٬۵۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۲۴

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۳۱ کروڑ ۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۲ سو ۵۲) = ۳۱٬۰۲٬۵۱٬۲۵۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۳۱ کروڑ ۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۲ سو ۵۲) = ۳۱٬۰۲٬۵۱٬۲۵۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد " زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۲۵

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (۲ کروڑ ۴۸ لاکھ ۳۳ ہزار ۴ سو ۳۰)= / ۴۳۰'۳۳'۴۸'۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲ کروڑ ۴۸ لاکھ ۳۳ ہزار ۴ سو ۳۰)= / ۴۳۰'۳۳'۴۸'۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۲۶

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (۱۶ کروڑ ۶۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۲ سو) = ۲۰۰'۸۰'۶۵'۱۶ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
ایک رقم جو (۱۶ کروڑ ۶۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۲ سو)= / = ۲۰۰'۸۰'۶۵'۱۶ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر　　اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۲۷

وزیر خزانہ　　جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (۴ کروڑ ۵۹ لاکھ ۴۰ ہزار ۸ سو ۶۰) = /۸۶۰ '۴۰ '۵۹ '۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر　　تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔
ایک رقم جو (۴ کروڑ ۵۹ لاکھ ۴۰ ہزار ۸ سو ۶۰) = /۸۶۰ '۴۰ '۵۹ '۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر　　اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۲۸

وزیر خزانہ　　جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ۳ ہزار) = /۰۰۰ '۰۳ '۲۲ '۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر　　تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
ایک رقم جو (ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ۳ ہزار) = /۰۰۰ '۰۳ '۲۲ '۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۲۹

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (۱۷ لاکھ ۲۰ ہزار ۶ سو) = ۶۰۰'۲۰'۱۷ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے
ایک رقم جو (۱۷ لاکھ ۲۰ ہزار ۶ سو) = ۶۰۰'۲۰'۱۷ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۳۰

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (۱۹ کروڑ ۸۰ لاکھ ۵۶ ہزار ۲ سو ۴۰) = /۲۴۰'۵۶'۸۰'۱۹ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔
ایک رقم جو (۱۹ کروڑ ۸۰ لاکھ ۵۶ ہزار ۲ سو ۴۰) = /۲۴۰'۵۶'۸۰'۱۹ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۳۱

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۶ کروڑ ۱۶ لاکھ ۸۰ ہزار ۶ سو ۴۰) = / ۶۴۰'۸۰'۱۶'۶ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۶ کروڑ ۱۶ لاکھ ۸۰ ہزار ۶ سو ۴۰) = / ۶۴۰'۸۰'۱۶'۶ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر۳۲

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۴ کروڑ ۹۹ لاکھ ۴۷ ہزار ۷ سو) = / ۷۰۰'۴۷'۹۹'۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۴ کروڑ ۹۹ لاکھ ۴۷ ہزار ۷ سو) = / ۷۰۰'۴۷'۹۹'۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۳۳

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۹۰ لاکھ ۶۰ ہزار ۳ سو ۸۰)= / ۹۰،۶۰،۳۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۹۰ لاکھ ۶۰ ہزار ۳ سو ۸۰)= / ۹۰،۶۰،۳۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۳۴

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۹۴ لاکھ ۳۴ ہزار ا سو ۱۵)= / ۹۴،۳۴،۱۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل (شعبہ جات سائنسی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۹۴ لاکھ ۳۴ ہزار ا سو ۱۵) = ۹۴،۳۴،۱۱۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل (شعبہ جات سائنسی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۳۵

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۲۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ۱۳ ہزار)= / ۲۳،۳۵،۱۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۲۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ۱۳ ہزار)= / ۲۳،۳۵،۱۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۳۶

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ۷ ۴ ہزار)= ۲،۲۰،۴۷،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات و پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ۷ ۴ ہزار)= ۲،۲۰،۴۷،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات و پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۳۷

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (ایک ارب ۵۹ کروڑ ۸۰ لاکھ ۶۱ ہزار) = /۰۰۰'۶۱'۸۰'۵۹'۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔
ایک رقم جو (ایک ارب ۵۹ کروڑ ۸۰ لاکھ ۶۱ ہزار) = /۰۰۰'۶۱'۸۰'۵۹'۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۳۸

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو (۲ کروڑ ۳۰ لاکھ) = /۰۰۰'۰۰'۳۰'۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
ایک رقم جو (۲ کروڑ ۳۰ لاکھ) = /۰۰۰'۰۰'۳۰'۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۳۹

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۶۶ لاکھ ۶۳ ہزار) = /۳،۶۶،۶۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۶۶ لاکھ ۶۳ ہزار) = /۳،۶۶،۶۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۴۰

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (ایک ارب ۱۷ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار) = /۱،۱۷،۲۹،۸۲،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (ایک ارب ۱۷ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۲ ہزار) = /۱،۱۷،۲۹،۸۲،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۴۱

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۸۹ کروڑ ۸۲ لاکھ ۸۷ ہزار)= / ۸۹٬۸۲٬۸۷٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو (۸۹ کروڑ ۸۲ لاکھ ۸۷ ہزار)= / ۸۹٬۸۲٬۸۷٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۴۲

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (ایک ارب ۴۳ کروڑ ۴۲ لاکھ ۱۲ ہزار)= / ۱٬۴۳٬۴۲٬۱۲٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (ایک ارب ۴۳ کروڑ ۴۲ لاکھ ۱۲ ہزار)= / ۱٬۴۳٬۴۲٬۱۲٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر مطالبات بابت سال ۹۳۔ ۱۹۹۲ء منظور ہوئے (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر اسمبلی کی کارروائی کل مورخہ ۳ جون ۱۹۹۲ء صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر ایک بجکر پندرہ منٹ اگلی صبح مورخہ ۳ جون ۱۹۹۲ء ساڑھے دس بجے تک ملتوی ہو گیا)